اَلْعَطَایَا الضَّمِیْرِیَّہ

مَعْرُوْف بِہ

اَرْبَعِیْنِ مِشْکٰوۃ

ابو العطٰی حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی

ابن حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری صاحب

تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

ناشر

کنز الایمان فاؤنڈیشن

تاراپٹی مشرقی محلہ ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

باہتمام:

مجمع البرکات اکیڈمی

خانقاہ برکات، لہنہ شریف، جنکپور (نیپال)

ARBAEEN-E-MISHKAT

BY: MUFTI MOHD. ABDUSSALAM AMJADI BARKATI

PUBLISHER: KANZUL IMAN FOUNDATION

برائے ایصال ثواب

- مرحوم عالی جناب صاحب جان
- مرحومہ محترمہ خیتون خاتون
- مرحومہ جمیلہ خاتون
- میرے نانا مرحوم جناب حنیف منصوری
- میری نانی مرحومہ سارہ خاتون
- تمام اساتذہ کرام ومشائخ عظام
- جملہ امت مسلمہ مرحومہ

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ وطفیل ان سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ

Design & Printed : Ahmad Publications Pvt. Ltd. Patna # 8521889323

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حدیث کی مشہور و معروف کتاب مشکوٰۃ شریف سے ماخوذ چالیس احادیث طیبہ
کی روشنی میں عقائد و احکام اسلامیہ اور پند و نصائح پر مشتمل خوبصورت مجموعہ

اَلْعَطَایَا الضَّمِیْرِیَّہ

مَعْرُوْف بِہٖ

اربعین مشکوٰۃ

ابو العطر حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام امجدی برکاتی
ابن حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری صاحبی تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

ناشر
کنز الایمان فاؤنڈیشن
تاراپٹی مشرق محلہ ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

باہتمام:
مجمع البرکات اکیڈمی
خانقاہ برکات، لہنہ شریف، جنکپور (نیپال)

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ©

نام کتاب : اربعین مشکوٰۃ

تالیف : گدائے مصطفیٰ ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ
متھلا بہاری نگر پالیکا، تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

نظر ثانی : مفتی کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی، بنوٹا، مہوتری (نیپال)

تاریخ تالیف : ۲۷؍رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ مطابق ۲؍جون ۲۰۱۹ء

زیر سایہ کرم : والد محترم حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری صاحبی اطال اللہ عمرہ

سنہ طباعت : ربیع الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۴ء

ناشر : کنز الایمان فاؤنڈیشن، متھلا بہاری نگر پالیکا، تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

باہتمام : مجمع البرکات اکیڈمی، خانقاہ برکات لہنہ شریف جنکپور (نیپال)

ملنے کے پتے:

کنز الایمان فاؤنڈیشن، تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

خانقاہ برکات، لہنہ شریف جنکپور (نیپال)

دار العلوم قادریہ رشیدیہ، جلیشور مہوتری (نیپال)

مدرسہ سیدہ فاطمہ للبنات، جلیشور (نیپال)

جامعہ حضرت فاطمہ للبنات، تاراپٹی مشرق محلہ (نیپال)

جامعہ رابعہ بصریہ للبنات، لہان سرہا (نیپال)

جامعہ برکات مدینہ روضہ شریف (نیپال)

الامین نیشنل اکیڈمی، لہان (نیپال)

www.barkatussunnah.com

فہرست مشمولات

اربعین مشکوٰۃ - ایک تاثر	5
کلمات مرتب	6
دین کے ارکان	8
نماز و عبادت کی فضیلت واہمیت	10
نماز باجماعت کی فضیلت	12
جماعت چھوڑنے کا وبال	12
درود شریف کی برکت وفضیلت	13
بندۂ مومن اور دنیا	16
حرام کاموں سے بچیں اور شریعت پر عمل کریں	19
پانچ نفع بخش نصیحتیں	20
امت مسلمہ کا فتنہ	22
قیامت کے دن پانچ سوالات	23
اللہ کی طرف سے دی گئی ڈھیل	23
طلب دنیا کے نفع بخش اور نقصان دہ طریقے	24
اچھا انسان	26
عذاب الٰہی کی زد میں نیک وبد	27
خوف خداوندی اور ذکر اللہ کی برکت	28
چھوٹے بڑے ہر گناہ سے بچنا چاہئے	31
قیامت کی چند نشانیاں	32
قبر کا بھیانک منظر	33

گناہ کبیرہ اور ان کی ہلاکتیں	35
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس نصیحتیں	36
عورتوں کو نصیحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	38
والدین کے ساتھ حسن سلوک: صلہ رحمی کی برکت	39
رشتہ نبھانے کی برکت اور گناہوں کی آفت	41
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا کیسے خیال رکھیں	42
جنت کی گارنٹی والے کام	43
ارتداد کا سیلاب اور اس پر بند کی صورتیں	45
بے پردہ رہنے والی عورتوں کا انجام	54
بنات والے توجہ دیں	55
جلوس محمدی والے بھی توجہ دیں	56

شرف انتساب

والد محترم حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری صاحب

والدہ مشفقہ عظیمہ خاتون صاحبہ

حضرت مولانا محمد کلام الدین برکاتی

جناب محمد امام الدین

جناب محمد نظام الدین

خواہر مشفقہ تنزیلہ خاتون

خواہر مہربان زرینہ خاتون

اربعین مشکوٰۃ - ایک تاثر

از: حضرت مولانا مفتی محمد کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی (دوحہ قطر)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نظر رسالہ "اربعین مشکوٰۃ" عالم نبیل، فاضل جلیل، خلیفہ حضور شیر نیپال، حضرت مولانا مفتی ابوالعطر عبد السلام امجدی برکاتی دام ظلہ العالی کی کاوش قلم ایک خوبصورت حصہ ہے، مفتی صاحب قبلہ کی فرمائش پر ناچیز نے اس رسالہ کو مکمل بغور پڑھا، ماشاءاللہ سبحان اللہ اس رسالہ کو اول تا آخر خوب تر پایا، نیز نظر ثانی کی جو ذمہ داری ناچیز کو ملی تھی اس کو بخوبی نبھانے کی کوشش کیا۔

رسالہ ہذا میں مفتی صاحب نے اکابر امت کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اصلاح اعمال، فلاح قوم و ملت کے تعلق سے ضروری عناوین کے تحت چالیس احادیث کریمہ کا عمدہ انتخاب، خوش اسلوب تراجم اور سلیس اردو میں ان کے مفاہیم کو جو زیر تحریر کیا ہے، وہ یقینا قابل مطالعہ، لائق عمل، باعث نجات ہیں۔ ان احادیث کریمہ کو اگر قارئین پوری دل جمعی اور خلوص نیت کے ساتھ پڑھ کر عمل پیرا ہو جائیں تو یقینا انہیں دنیا و آخرت دونوں جہان کامیابی و کامرانی نصیب ہوگی۔

مفتی صاحب قبلہ ایک بہترین عالم، فاضل ہونے کے ساتھ ایک بہترین نقاد مفتی اور عمدہ محرر بھی ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے خلیفہ اور معتمد خاص بھی ہیں، اپنے مرشد اجازت سے اس قدر الفت و محبت ہے کہ ہمہ تن گوش ان کی محبت میں رطب اللسان والقلم رہتے ہیں، جس کی جھلک آپ کی تصنیفات و رسائل میں ظاہر و باہر ہے۔

اس رسالہ کے اخیر میں جو حدیث پاک درج ہے، نیز اس کی روشنی میں مفتی صاحب نے عصر حاضر میں بڑھتے ہوئے مسئلہ ارتداد کے تعلق سے جو استدلال و تجزیہ پیش کیا ہے وہ واقعی بہت ہی عمدہ اور لائق عمل ہے اور قوم مسلم کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اپنی قوم کی بچیوں کی صحیح نگرانی کریں۔

اللہ تعالی اس رسالہ کو قبول فرمائے، اسے نجات کا ذریعہ بنائے، مفتی صاحب کے علم و عمل و عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی (بنوٹا مہوتری، نیپال)

کلمات مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشکوٰۃ شریف حدیث کی کتابوں میں حسن ترتیب اور دلکش تبویب کی بنا پر بہت ہی مقبول کتاب ہے، کئی زبانوں میں اس کی شرحیں لکھی جا چکی ہیں، احادیث نبوی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اس میں موجود ہے، عشق نبی کی خوشبو سے مشام قلب کو عطر بیز کر دینے والے گلوں کا گلزار بھی اس میں ہے، کفر و ارتداد کی گردن کاٹنے والی تلوار بھی، دلوں کو خنکی عطا کرنے والی شاہ خوباں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادائیں بھی، احکام شرع کے ابلتے چشمے بھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کے ذکر سے معمور دنیا بھی اس میں آباد ہے، پند و نصائح کے خزانے بھی اور انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے والے مضامین بھی اس میں موجود ہیں۔ دینی احکام، شرعی اصول و قوانین، سماجی فلاح و فوائد، وسائل تقرب الی اللہ اور دینا و عقبی کو سنوارنے والے جملہ محاسن و کمالات کے جامع اس سمندر سے چیدہ چیدہ گوہر آبدار نکالنے کا باعث اجر و ثواب اور قابل تحسین تقلید کام اپنے اپنے دور میں علمائے کرام اللہ عزوجل کی رضا اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انجام دئے ہیں۔ اسی سلسلہ نور کی ایک کڑی یہ مختصر رسالہ ہے، جو فرمان رسالت مآب: **بلغوا عنی ولو آیۃ** پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے۔

ایک مدت سے یہ تمنا تھی کہ اس مشہور زمانہ کتاب سے نصیحت سے لبریز احادیث خاص طور پر کتاب الرقاق کہ جس میں دلوں کو نرم کر دینے والی اور دنیا و عقبی سنوارنے والی احادیث ہیں ان کا ترجمہ اور مختصر توضیح کے ساتھ ایک رسالہ ترتیب دوں اور اسے شائع کر کے اشاعت احادیث کی خدمت کا شرف حاصل کروں۔ مگر مصروفیات اور ذہنی پریشانیوں کے سبب یہ کام ملتوی ہوتا رہا۔ پھر جب ۲۹؍رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ مطابق ۲؍جون ۲۰۱۹ء شب قدر کے مبارک لمحات تشریف فرما ہوئے، اس وقت آفس میں ڈیوٹی پر تھا اور قدرے فری بھی تھا، اسی مبارک رات میں

مشکوٰۃ شریف کے چند ابواب اور بطور خاص کتاب الرقاق کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، دوران مطالعہ احادیث کا انتخاب بھی کرتا رہا، کچھ ہی دیر کے بعد ساٹھ سے اوپر احادیث کریمہ کے مہکتے پھول جمع ہو گئے۔ پھر ان میں سے چالیس کا انتخاب کیا اور اب مکمل ۴۰/احادیث رسول اقدس ﷺ کے رنگ برنگ مہکتے پھولوں کا یہ خوبصورت گلدستہ بنام" العطایا الضمیریہ" معروف بہ "اربعین مشکوٰۃ" احادیث مصطفیٰ ﷺ کے شیدائیوں اور عاشقوں کی خدمت میں پیش ہے، جبکہ تشریح وتبصرہ کے دوران اور بھی احادیث کریمہ کی خوشبو محسوس کی جا سکتی ہے۔

ترجمہ وتشریح کے لئے مرآت المناجیح مصنفہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ سے خوب استفادہ کیا گیا ہے، اس لئے اس رسالہ کے تمام محاسن وکمالات شارح مشکوٰۃ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ کے ہیں ہاں جمع وترتیب کی ادنی کاوش اس فقیر کی خالی جھولی کا حصہ ہے۔ مشکوٰۃ شریف سے ماخوذ تمام احادیث کی تخریج وترقیم مکتبۃ البشریٰ کراچی پاکستان کی مطبوعہ کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور دیگر مشہور کتب احادیث کا بھی حوالہ قلم بند کر دیا گیا ہے۔ نیز آخری حدیث پاک کی تشریح وتوضیح میں متعدد کتابوں اور مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تخریج ونظر ثانی کا کام صفر ۱۴۴۶ھ، مطابق اگست ۲۰۲۴ء میں کیا گیا اور ربیع الاول کے دوسرے عشرہ میں مکمل کر کے صابری پریس پٹنہ طباعت کے لئے بھیج دی گئی۔

ترجمہ وتشریح میں کہیں بھی کوئی خامی قارئین کو نظر آئے تو اطلاع فرما کر مشکور فرمائیں اور اس گنہ گار کو اپنی نیک دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ خاص طور پر میرے والدین کی صحت وتندرستی اور نیکی بھری زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔ ایصال ثواب میں جن مرحومین کا نام ہے ان میں ایک میری چچی کا بھی نام ہے، جس طرح میں ان کا احترام کرتا رہا ان کی حیات میں اور اب بھی ان کے لئے گا ہے بگا ہے اسی طرح ان کی اولاد اور بہوؤں کو بھی اللہ توفیق دے کہ میری والدہ کا ادب و احترام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین ودنیا میں کامیابی اور آخرت میں حضور شفیع امت ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے اور ابرار کے ساتھ جنت کے حقدار بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ (تاراپٹی) حال مقیم دوحہ قطر

ربیع الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۴ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِینَ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ، وَعَلَى جَمِیعِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِینَ۔

دین کے ارکان:

حدیث نمبر: (۱) عَنِ معَاذ بن جبل قَالَ كُنتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سفر فَأَصْبَحت یَوْمًا قَرِیبا مِنْهُ وَنحن نسیر فَقلت یَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِی بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدنِی عَن النَّار قَالَ لقد سَأَلتنِی عَن عَظِیمٍ وَإِنَّهُ لَیَسِیرٌ عَلَى مَنْ یَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَیْئًا وَتُقِیمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِیَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْت ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَیْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیئَةَ كَمَا یُطْفِئُ الْمَاء النَّار وَصَلَاة الرجل من جَوف اللَّیْل قَالَ ثمَّ تَلا (تَتَجَافَى جنُوبهم عَن الْمَضَاجِع) حَتَّى بَلَغَ (یَعْمَلُونَ)

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۲۹، ترمذی حدیث نمبر: ۲۶۱۶، ابن ماجہ حدیث نمبر: ۴۰۰۱)

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا، تو میں نے ایک دن عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا کام بتائیں جو مجھے جنت میں داخل اور دوزخ سے دور کر دے، فرمایا تم نے ایک بہت بڑی بات پوچھی ہے، ہاں جس پر اللہ آسان کرے اُسے آسان ہے، اللہ کو پوجو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ جانو، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، کعبہ کا حج کرو۔ پھر فرمایا کیا میں تم کو بھلائی کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، خیرات گناہوں کو ایسے بجھاتی ہے جیسے پانی آگ کو اور درمیانی رات میں انسان کا نماز پڑھنا، پھر یہ (آیت) تلاوت کی کہ ان کی کروٹیں بستروں

سے الگ رہتی ہیں (یعلمون تک)

اس حدیث پاک میں ہمیں اچھے اور اسلامی عقائد و اعمال اختیار کرنے کی رہنمائی فرمائی گئی ہے اور ایسی باتوں کی جن پر عمل کر کے انسان جہنم سے نجات پا سکتا ہے اور جنت کی نعمتوں کے حقدار ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ بحیثیت مسلمان اپنے عقائد کی حفاظت کے ساتھ اچھے کام بھی کریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو پسند ہیں۔ گمراہ لوگوں، بدعقیدوں، کفار و مشرکین کے مذہبی میلوں، تماشا گاہوں اور برے لوگوں کی صحبت سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔

حدیث نمبر: (۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۴، بخاری حدیث نمبر: ۸، مسلم حدیث نمبر ۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) اور زکوٰۃ ادا کرنا اور (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اس حدیث پاک میں ان پانچ چیزوں کو اسلام کے ارکان فرمایا گیا ہے، یعنی وہ بنیادی احکام ہیں جو دین اسلام کے لئے ایسے ہی ہیں جیسے ستون عمارت کے لئے، تو جس طرح ستون کے بغیر عمارت قائم نہیں رہ سکتی اسی طرح اسلام کے ان بنیادی ارکان و احکام کی تصدیق و بجا آوری کے بغیر مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی درست نہیں۔ بلکہ ان پانچ میں سے پہلا رکن تو مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے، اس کے بغیر تو کوئی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا، جبکہ کوئی باقی چار ارکان کی تصدیق کرے اور ان پر عمل نہ کرے تو اگرچہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا مگر مسلمان ضرور ہوگا، اور اگر ان کی فرضیت کا انکار کرے تو پھر کافر ہوگا۔

نماز و عبادت کی فضیلت و اہمیت:

حدیث نمبر: (۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عَلَيْهِ وَسلم خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ، فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۵۷۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵)

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے، تو جو کوئی ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر انہیں ادا کرے، اچھی طرح رکوع کرے اور خشوع کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے لئے وعدہ ہے کہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو ایسا نہ کرے تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف فرما دے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔

اس حدیث پاک میں پانچوں وقت کی فرض نمازوں کو ان کے وقت پر اچھی طرح وضو کر کے مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور چھوڑنے والوں کے لئے وعید بھی۔ اس لئے ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ پانچوں وقت کی نمازوں وقت پر پڑھنے کے پابند ہو جائیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا کر اس کی رحمت کے حقدار بنائیں۔ جب بھی نماز کا وقت ہو جائے تو اچھی طرح وضو کریں اور پھر سکون و اطمینان کے ساتھ پوری توجہ کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو اس کیفیت کے ساتھ نماز پڑھنے سے گناہ مٹا دئے جاتے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت پائے، پھر اچھی طرح وضو کرے، اور دل لگا کر نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع (اور سجدہ) کرے تو یہ نماز اس کے اگلے گناہوں کو

مٹادے گی جب تک آدمی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ اجر وثواب ہمیشہ جاری رہے گا۔"
(مسلم شریف حدیث نمبر ۵۴۳)

حدیث نمبر:(۴)عَنْ عَمَارَةَ بن روبية قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۲۴، مسلم شریف حدیث نمبر ۶۳۴)

ترجمہ: حضرت عمارہ ابن روبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے کی نمازیں پڑھتا رہے۔ یعنی فجر وعصر کی۔

اس حدیث پاک میں بطور خاص نماز فجر اور نماز عصر کی فضیلت واہمیت کو بیان کی گئی ہے کہ جو پنجوقتہ نمازوں کی اور بطور خاص فجر وعصر کی پابندی کرے گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی پابندی کی برکت سے دوزخ کی آگ سے بچالے گا۔ اور ان دونمازوں کی پابندی کی برکت یہ بھی ہے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرنے والوں کو باقی نمازوں کی بھی توفیق ملے گی اور سارے گناہوں سے بچنے کی بھی۔ کیونکہ یہی نمازیں زیادہ بھاری ہیں جب ان پر پابندی کر لی تو ان شاء اللہ بقیہ نمازوں پر بھی پابندی کرے گا۔ تو یہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ باقی نمازوں کی ضرورت نہیں معاذ اللہ۔

حدیث نمبر:(۵)عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُله۔
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۳۰، مسلم حدیث نمبر ۶۵۶)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز عشاء جماعت سے پڑھے تو گویا وہ آدھی رات عبادت کرتا رہا اور جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔

اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ عشاء کی باجماعت نماز کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور فجر کی باجماعت نماز کا ثواب باقی آدھی رات کی عبادت کے برابر تو جو یہ دونوں نمازیں جماعت سے پڑھ لے اسے ساری رات عبادت کا ثواب۔ دوسرے یہ کہ عشاء کی جماعت کا ثواب آدھی رات کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب ساری رات عبادت کے برابر کیونکہ یہ جماعت عشاء کی جماعت سے زیادہ بھاری ہے۔

نماز باجماعت کی فضیلت:

حدیث نمبر:(۶)عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۰۵۲، بخاری شریف حدیث نمبر ۲۱۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

نماز باجماعت کی توفیق یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور بغیر عذر ہرگز جماعت ترک نہ کریں کہ بلا عذر شرعی جماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔ اس سے ہماری دنیا وآخرت دونوں سنور جائے گی اور گھروں میں برکتیں بھی ہوں گی، نیز ہماری اولاد بھی نماز کی پابند ہوگی اور گھر کا ماحول بھی دینی ہوگا۔

جماعت چھوڑنے کا وبال:

حدیث نمبر:(۷)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ۔
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۰۵۳، بخاری حدیث نمبر ۲۱۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں تو وہ اکٹھی کی جائیں، پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے پھر ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

اس حدیث پاک سے اندازہ لگائیں کہ جماعت ترک کرنا کتنا بڑا گناہ ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت ترک کرنے والے کے گھر کو آگ لگانے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ مگر آج عوام تو عوام بہت سے اہل علم بھی نماز باجماعت کا اہتمام نہیں کرتے، خاص طور پر جب وہ کسی مجلس و محفل اور پروگرام میں کہیں جاتے ہیں تو اپنی قیام گاہ پر ہی نماز پڑھ لیتے ہیں اور بغل میں ہی مسجد ہوتی ہے یا تھوڑے فاصلہ پر تو وہاں جا کر جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے اور بہت سے مقررین و شعرا تو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں، قیام گاہ پر پان، تمباکو اور گٹکھا کھا کر تھوکتے رہیں گے مگر نماز نہیں پڑھیں گے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اس حدیث کو دل میں بسا لیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے تو اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔"
(مسلم شریف ج ۱ ص ۴۵۲، حدیث نمبر ۶۵۴)

درود شریف کی برکت و فضیلت:

درود شریف کے فضائل شمار سے باہر ہیں، ہر مسلمان کو چاہئے کہ رب کے محبوب، رنج و غم کے طبیب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں خوب کثرت سے درود شریف کا تحفہ اخلاص و عقیدت کے ساتھ بھیجے اور اپنے سینے میں عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چراغ جلائے، تا کہ یہ چراغ دنیاوی زندگی کے اندھیرے کو بھی دور کر دے اور بعد وفات قبر کو بھی روشن کر دے۔

حدیث نمبر: (۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صلاة وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشرا۔
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۲۰، مسلم حدیث نمبر ۴۰۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اس پر اللہ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اس حدیث کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ۔ اسلام میں ایک نیکی کا بدلہ کم از کم دس گنا ہے۔ خیال رہے کہ بندہ اپنی حیثیت کے لائق درود شریف پڑھتا ہے مگر رب تعالیٰ اپنی شان کے لائق اس پر رحمتیں اتارتا ہے جو بندے کے خیال و گمان سے وراء ہے۔

حدیث نمبر: (۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۲۲، نسائی حدیث نمبر ۱۲۹۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کر دئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

حدیث نمبر: (۱۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً۔
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۲۳، ترمذی شریف حدیث نمبر ۴۸۴)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔

ان احادیث کریمہ سے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ناز میں درود شریف کا نذرانہ و تحفہ بھیجنے کا فائدہ و ثواب خوب اچھی طرح واضح ہے کہ کتنا اجر اللہ تعالیٰ درود سلام بھیجنے والے کو عطا فرماتا ہے، قیامت کے دن بھیجنے والے کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کا

قرب حاصل ہوگا، بلکہ دوسری حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ اللہ رسول اللہ ﷺ ان کی شفاعت فرما کر جنت میں بھی لے جائیں گے۔ یہ کتنی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ درودشریف کی برکت سے ثواب بھی ملے، گناہ بھی مٹ جائے، درجے بھی بلند ہوں، نبی ﷺ کی نزدیکی اور نگاہ خاص بھی اور شفاعت بھی میسر ہوں۔ سبحان اللہ

حدیث نمبر:(۱۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ.

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۲۴، نسائی حدیث نمبر:۱۲۸۲، مسند احمد حدیث نمبر ۳۶۶۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں بکثرت گھومتے رہتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

اس حدیث پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ان فرشتوں کی یہی ڈیوٹی ہے کہ وہ آستانہ عالیہ تک امت کا سلام پہنچایا کریں۔ یہاں چند باتیں قابل خیال ہیں:

ایک یہ کہ فرشتے کے درود پہنچانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور بنفس نفیس ہر ایک کا درود نہ سنتے ہوں، حق یہ ہے کہ سرکار ہر دور وقریب کے درودخواں کا درود سنتے بھی ہیں اور درودخواں کی عزت افزائی کے لیے فرشتے بھی بارگاہِ عالی میں درود پہنچاتے ہیں تاکہ درود کی برکت سے ہم گنہگاروں کا نام آستانہ عالیہ میں فرشتہ کی زبان سے ادا ہو۔ سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سنی تو حضور ہم گنہگاروں کی فریاد کیوں نہ سنیں گے، دیکھو رب تعالیٰ ہمارے اعمال دیکھتا ہے پھر بھی اسکی بارگاہ میں فرشتے اعمال پیش کرتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ یہ فرشتے ایسے تیز رفتار ہیں کہ ادھر امتی کے منہ سے درود نکلا ادھر انہوں نے سبز گنبد میں پیش کیا، اگر کوئی ایک مجلس میں ہزار بار درودشریف پڑھیں تو یہ

فرشتہ ان کے اور مدینہ طیبہ کے ہزار چکر لگائے گا یہ نہ ہوگا کہ دن بھر کے درود تھیلے میں جمع کر کے ڈاک کی طرح شام کو وہاں پہنچائے، جیسا کہ اس زمانہ کے بعض جہلاء نے سمجھا۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضور انور کا خدام آستانہ بنایا ہے، حضور انور کا خدمت گاران فرشتوں کا سا رتبہ رکھتے ہیں۔ (مرآت المناجیح)

حدیث نمبر:(۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۲۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۰۴۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ مجھ پر میری روح لوٹاتا ہے حتی کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

یہاں روح سے مراد توجہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے حضور تو بحیات دائمی زندہ ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے درود پڑھنے پر زندہ ہوکر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حضور پر لاکھوں درود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ کی روح نکلتی اور داخل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حضور ایک آن میں بے شمار درودخوانوں کی طرف یکساں توجہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سورج بیک وقت سارے عالم پر توجہ کرلیتا ہے ایسے آسمان نبوت کے سورج ایک وقت میں سب کے درودوسلام سن بھی لیتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن اس میں آپ کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی کیوں نہ ہو کہ مظہر ذات کبریا ہیں، رب تعالیٰ بیک وقت سب کی دعائیں سنتا ہے۔ (مرآت المناجیح)

بندۂ مومن اور دنیا:

حدیث نمبر:(۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۵۸، مسلم حدیث نمبر ۲۹۵۶، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۲۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت۔

یعنی مومن دنیا میں کتنا ہی آرام میں ہو مگر اس کے لیے آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیا جیل خانہ ہے جس میں وہ دل نہیں لگاتا۔ جیل اگرچہ اے کلاس ہو پھر بھی جیل ہے اور کافر خواہ کتنے ہی تکالیف میں ہوں مگر آخرت کے عذاب کے مقابلہ اسکے لیے دنیا باغ اور جنت ہے وہ یہاں دل لگا کر رہتا ہے، لہذا حدیث شریف پر یہ اعتراض نہیں کہ بعض مؤمن دنیا میں آرام سے رہتے ہیں اور بعض کافر تکلیف میں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! دنیا مؤمن کی جیل ہے اور قبر اس کے چھٹکارے کی جگہ، جنت اس کے رہنے کا مقام ہے اور دنیا کافر کے لیے جنت ہے، موت اس کی پکڑ کا دن اور دوزخ اس کا ٹھکانا۔ (مرآت المناجیح)

حدیث نمبر:(۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي مَالِي. وَإِن مَاله مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى. وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ.
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۶۶، مسلم حدیث نمبر ۲۹۵۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال صرف تین ہیں جو کھا کر ختم کر دے یا پہن کر گلا دے یا دے تو جمع کر دے جو ان کے علاوہ ہے وہ تو جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

یعنی جو مال انسان کے کام آئے وہ صرف تین ہیں ان کے علاوہ سب دوسروں کے کام آتے ہیں۔ (حدیث میں مال) دینے سے مراد راہِ خدا میں دینا ہے خواہ بال بچوں کو دے یا عزیزوں یا غریبوں کو بشرطیکہ یہ دینا ناموری کے لیے نہ ہو اللہ رسول کی

خوشنودی کے لیے ہو۔ ان تین مالوں کے سوا اور مالوں کا یہ حال ہے کہ بندہ مرجاتا ہے اور وہ مال دوسروں کے لیے رہ جاتا ہے جیسے زمین باغات، مکانات، نقدی، بنک بیلنس وغیرہ۔ اس فرمان عالی کا مقصد یہ ہے کہ مال میں سے اللہ رسول کا حصہ ضرور نکالتا رہے، یہ مقصد نہیں کہ مکان جائیداد بنائے ہی نہیں، اپنے بچوں کو فقیر کر کے چھوڑے یا یہ مقصد ہے کہ مال کی محبت دل میں نہ ہو دل خاص اللہ رسول کے لیے ہو۔ شعر

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو   پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
سارا عالم ہو مگر دیدہ دل دیکھے تمہیں   انجمن گرم ہو اور لذت تنہائی ہو
(مرآت المناجیح)

حدیث نمبر:(۱۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عمله ".
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۶۷، بخاری حدیث نمبر: ۶۵۱۴، مسلم حدیث نمبر: ۲۹۶۰)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے، اس کے ساتھ اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کے اعمال جاتے ہیں، تو اس کے گھر والے اور مال لوٹ جاتے ہیں اور اس کے اعمال ساتھ رہ جاتے ہیں۔

اس حدیث پاک سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو مال و دولت اور خویش و اقارب کی فکر میں اپنی آخرت برباد کر بیٹھتے ہیں، ان کے لئے جھوٹ بول کر، خیانت کر کے، دھوکہ دے کر مال جمع کرتے ہیں اور اچھے اعمال میں پیچھے رہ جاتے ہیں، جبکہ ان کے ساتھ ان کے اچھے برے اعمال ہی جاتے ہیں اور باقی سب لوٹ آتے ہیں۔ اچھے برے اعمال کا تو حساب دینا ہی ہوگا، اس لئے اعمال میں صرف اچھے اعمال کرنے چاہئے اور برے اعمال سے بچنا چاہئے اور مال و دولت شریعت کے مطابق حاصل کرنا اور راہ خدا میں خرچ کرنا چاہئے۔

حرام کاموں سے بچیں اور شریعت پر عمل کریں:

حدیث نمبر:(۱۶)عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيۡهِ وَسلم: مَنۡ أَخَذَ عَنِّي هَؤُلَاءِ الۡكَلِمَاتِ فَيَعۡمَلُ بِهِنَّ أَوۡ يُعَلِّمُ مَنۡ يَعۡمَلُ بِهِنَّ قُلۡتُ: أَنَا يَا رَسُولَ الله فَأخذ بيدى فَعَدَّ خَمۡسًا فقَالَ: اِتَّقِ الۡمَحَارِمَ تَكُنۡ أَعۡبَدَ النَّاسِ وَارۡضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنۡ أَغۡنَى النَّاسِ وَأَحۡسِنۡ إِلَى جَارِكَ تَكُنۡ مُؤۡمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفۡسِكَ تَكُنۡ مُسۡلِمًا وَلَا تُكۡثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثۡرَةَ الضَّحِكَ تُمِيتُ الۡقَلۡبَ۔

(مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۵۱۷۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے یہ چند باتیں لے لے پھر ان پر عمل کرے یا اسے سکھا دے جو ان پر عمل کرے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں، تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر پانچ چیزیں گنیں فرمایا (1) حرام چیزوں سے بچو تمام لوگوں میں بڑے عابد ہو جاؤ گے اور (2) اللہ نے جو تمہاری قسمت مین لکھ دیا ہے اس پر راضی رہو لوگوں سے غنی ہو جاؤ گے (3) اور اپنے پڑوس سے اچھا سلوک کرو کہ مؤمن ہو جاؤ گے (4) اور لوگوں کے لیے وہ ہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو مسلمان ہو جاؤ گے (5) اور زیادہ ہنسو نہیں کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

اس حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کو چاہئے کہ حرام کاموں سے بچیں کہ جو لوگ حرام کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ نقصان ہی نقصان اٹھاتے ہیں اور اللہ کی ناراضگی سب سے بڑا خسارہ ہے۔ یہ چند حرام کاموں کو نظر میں رکھیں اور ان سے بچیں:

کفر، شرک، اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کو چھوڑ دینا، قرآن وحدیث کی غلط اور من مانی تشریح کرنا، جھوٹ، ناحق تہمت، سود، رشوت، حسد، غیبت، چغل خوری، کسی کا ناحق مال کھانا، فحاشی وعریانی کو عام کرنا، تکبر، غرور، ریاکاری، فخر ومباہات، والدین

کی نافرمانی، جھوٹی گواہی، زنا، لواطت، بدنظری، ظلم، گالیاں بکنا، کسی پر تشدد کرنا، مُردوں کو گالی دینا، احسان جتلانا، بدگمانی، بدزبانی بالخصوص اسلام کی مقتدر شخصیات کو برا بھلا کہنا، قطع رحمی کرنا، بول چال چھوڑنا، دھوکہ بازی، خیانت، چوری، ڈکیتی، غیر محرم مرد یا عورت سے بلاوجہ گفتگو کرنا، مرد وخواتین کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا، عورت کا اپنے شوہر کی نافرمانی وناشکری کرنا، مرد کا اپنی بیوی کے مالی، جسمانی، معاشی اور معاشرتی حقوق ادا نہ کرنا، فضول خرچی، شادی بیاہ اور طرز معاشرت میں غیر اسلامی روایات اپنانا، فرائض وواجبات کو چھوڑنا جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ کو چھوڑنا، دھامی اوجھا کے پاس جانا اور ان سے جھاڑ پھونک کروانا، جادو کرنا کروانا، جھوٹی بات پر قسم کھانا، ملاوٹ کرنا، ناپ تول میں کمی کرنا، بدعہدی کرنا، میت پر نوحہ کرنا، گریبان چاک کرنا، شراب پینا، چرس پینا، افیون پینا، بھنگ پینا، کسی کو نشہ پلانا، گانا، عشقیہ غزلیں، موسیقی، فلمیں، ڈرامے دیکھنا اور سننا، مرد کا سونا استعمال کرنا، خواتین کا بے پردہ ہونا، شعائر دین کا مذاق اڑانا ہندو نیپال میں جو مروجہ تعزیہ داری کی غیر شرعی رسم ہے جس میں ایک نہیں بے شمار گناہ کبائر کے ارتکاب کیے جاتے ہیں، شریعت کے احکام کی پامالی کی جاتی ، عورتیں بے دوپٹہ، کھلے بال بلند آواز سے گیت گاتی ہیں اور ناچتی کودتی ہیں اور تماشہ کی زینت بنتی ہیں، مرد ستر عورت کا خیال کئے بغیر کھیلتے ہیں، نماز کی کوئی پرواہ نہیں اور بھی متعدد گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان سب خرافات وغیر شرعی کاموں سے بچیں۔

پانچ نفع بخش نصیحتیں:

حدیث نمبر:(۱۷)عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ مَيۡمُونٍ الۡأَوۡدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: "اِغۡتَنِمۡ خَمۡسًا قَبۡلَ خَمۡسٍ: شَبَابَكَ قَبۡلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبۡلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبۡلَ فَقۡرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبۡلَ شُغۡلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبۡلَ مَوۡتِكَ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۷۴، ترغیب وترہیب ج ۴ ص ۲۰۳)

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو (1) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (2) بیماری سے پہلے تندرستی کو (3) محتاجی سے پہلے مالداری کو (4) اور مشغولیت سے پہلے فرصت کو (5) اور اپنی موت سے پہلے زندگی کو۔

اس حدیث پاک میں مسلمانوں کے لئے بڑی نصیحت ہے اور آخرت کی تیاری کی ہدایات بھی۔ جن پانچ نعمتوں کا ذکر اس حدیث پاک میں ہے بہت اہم ہیں، اگر ان نعمتوں کی قدر ہم نے نہیں کی تو پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ ہمیں چاہئے کہ ان نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت وفرمانبرداری اور اس کے حبیب ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں اور تعلیمات پر عمل کر کے دنیا و آخرت سنواریں قبل اس کے کہ یہ نعمتیں ہم سے چھن جائیں اور ہم اس طرح افسوس کرتے رہ جائیں جس طرح قرآن نے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حَتّٰٓى إِذَا جَآءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ أَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔
(سورہ مومنون آیت نمبر ۹۹-۱۰۰)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے۔ شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں ہشت (ہرگز نہیں) یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے اور اُن کے آگے ایک آڑ ہے اُس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے۔ (کنز الایمان)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔
(المنافقون: ۱۰)

ترجمہ: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم

میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا۔ (کنز الایمان)

حدیث پاک کی نصیحت و ہدایت کے بعد یہ دونوں آیتیں ہمیں جھنجھوڑنے اور غفلت کا پردہ ہٹانے کے لئے کافی ہیں۔ مگر آج مسلمانوں کا حال تو یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو نعمتیں انہیں دی ہیں ان کی ناقدری کرتے ہیں اور عاقبت کو خراب کرنے والے اعمال میں مشغول ہیں۔ صحت ہو یا جوانی، زندگی ہو یا مالداری وخوشحالی یا فرصت کے اوقات ولمحات ہر ایک کو ضائع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جوانوں کو دیکھیں گے تو ٹک ٹاک بنانے میں ہی خوش ہیں، جہاں دیکھئے موبائل میں لگے ملیں گے، مالداروں کو دیکھیں گے تو اسراف وعیش پرستی میں ہی مگن ہیں اور فکر آخرت ایک ذرہ نہیں یا بہت کم۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارا معاشرہ دن بہ دن تنزلی وبربادی کی راہ پر جا رہا ہے۔

امت مسلمہ کا فتنہ:

حدیث نمبر:(۱۸) عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ۔
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۹۴، ترمذی حدیث نمبر: ۲۳۳۶)

ترجمہ: حضرت کعب ابن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کا کوئی فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"گزشتہ امتوں کی آزمائشیں مختلف چیزوں سے ہوئیں، میری امت کی سخت آزمائش مال سے ہوگی، رب تعالیٰ مال دے کر آزمائے گا کہ یہ لوگ اب میرے رہتے ہیں یا نہیں، اکثر لوگ اس امتحان میں ناکام ہوں گے کہ مال پا کر غافل ہو جائیں گے۔ اس کا تجربہ برابر ہو رہا ہے، اکثر قتل وغارت غفلت مال کی وجہ سے

ہوتا ہے، ستر فیصد گناہ مال کی بنا پر ہوتے ہیں۔" (مرآت المناجیح)

قیامت کے دن پانچ سوالات:

حدیث نمبر:(۱۹)عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ؟

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۱۹۷، ترمذی حدیث نمبر: ۲۴۲۲، معجم صغیر طبرانی حدیث نمبر ۷۶۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن انسان کے قدم نہ ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے پوچھ لیا جائے، اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں خرچ کی اور اس کی جوانی کے متعلق کہ کاہے میں گزاری، اس کے مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا۔

قیامت کے دن جن چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ان میں سے صرف بعض یعنی پانچ کا ذکر اس حدیث پاک میں ہوا، اگر کوئی ان میں سے کسی ایک کا جواب دینے میں بھی ناکام ہوگیا تو پھر اس کا بیڑا غرق ہوجائے گا۔ حدیث پاک میں نصیحت ہے انسان کے لئے کہ اسے چاہئے کہ فرصت کے لمحات کو غنیمت جانے اور ان میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔ زندگانی، مال، جوانی اور علم جو حاصل کیا سب کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور شریعت کے مطابق کرلے۔

اللہ کی طرف سے دی گئی ڈھیل:

حدیث نمبر:(۲۰)عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ. ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا

فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ}

(مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۵۲۰۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نے فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کے گناہوں کے باوجود دنیا دے رہا ہے جو بھی وہ بندہ چاہتا ہے تو یہ ڈھیل ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی" کہ جب وہ بھول گئے جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے حتی کہ جب وہ لوگ دئے ہوئے پر خوش ہوگئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا تو وہ مایوس ہوگئے۔

یعنی اگر کوئی بندہ گناہ کرتا رہے مگر حق تعالیٰ کی طرف سے بجائے پکڑ کے نعمتیں ملتی رہیں تو یہ نعمتیں نہیں بلکہ عذاب ہیں کہ اگر پہلی بار ہی اس کی پکڑ ہوجاتی تو یہ توبہ کرلیتا مگر یہ سمجھا کہ میرے اس گناہ سے رب راضی ہے، پھر اور زیادہ گناہ کرتا ہے حتی کہ گناہوں میں حد سے بڑھ کر کافر ہوجاتا ہے، پھر پکڑا جاتا ہے جیسے فرعون کا حال ہوا۔ (مرآت المناجیح)

اس حدیث پاک سے نیکی کرنے والے نادار وغریب لوگ اپنے دلوں کو تسلی دیں اور یقین رکھیں کہ اگر کسی کو گناہوں کے باجود دولت وثروت کی ریل پیل ہے اور دین پر قائم رہنے والے پریشانی اور مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں تو یہ برائیوں میں ملوث رہنے والے مالداروں کے لئے ڈھیل اور عذاب ہے اور نیکی کرنے والے پریشان حال لوگوں کا اس حالت میں بھی صبر کرنا اور اللہ کی رضا پر قائم رہنا اجروثواب کا کام ہے اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دنیا تو جسے پسند فرماتا ہے اسے بھی دیتا ہے اور جسے ناپسند فرماتا ہے اسے بھی دیتا ہے مگر دین تو اسے ہی عطا فرماتا ہے جسے وہ پسند فرماتا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر ۳۴۹۰)

طلب دنیا کے نفع بخش اور نقصان دہ طریقے:

حدیث نمبر:(۲۱)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَۃِ وَسَعْیًا عَلَی أَھْلِہِ وَتَعَطُّفًا عَلَی جَارِہِ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالَی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَوَجْھُہُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ. وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ.

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۲۰۷، حلیۃ الاولیاج ۳ص ۱۰۹ حدیث نمبر ۲۱۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حلال طریقے سے، مانگنے سے بچنے کے لیے، اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کے لیے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لیے دنیا طلب کی تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا۔ اور جس شخص نے حلال طریقے سے، مال میں اضافہ کرنے کے لیے، باہم فخر کرنے کے لیے اور ریاکاری کے لیے دنیا طلب کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

یعنی مال کمانا تین مقصدوں کے لیے ہونا چاہیے: اپنی ذات، اپنے بال بچوں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے اور یہ تمام کام اللہ ورسول کی رضا کے لیے ہوں۔ پہلی دو چیزیں واجب ہیں یعنی خود بھیک سے بچنا اور بال بچوں کے حقوق ادا کرنا، تیسری چیز یعنی پڑوسیوں سے مالی سلوک کرنا یہ مستحب ہے واجب نہیں مگر ثواب اس پر یقینی ہے۔

(مرآت المناجیح)

مگر افسوس کہ آج کل لوگ دنیاوی مال ودولت اور عزت وشہرت حاصل کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کر گزرتے، شریعت کی پرواہ نہیں کرتے، بھائیوں کا خیال نہیں رکھتے، پڑوسیوں کا لحاظ نہیں رکھتے، حلال وحرام کی فکر نہیں کرتے، کسی کا خون بہانا پڑے بہا لیتے ہیں، کسی کا مال ناحق ہڑپنا پڑے ایسا کر لیتے ہیں، کسی کی زمین اپنے نام دھوکہ دے کروانا پڑے کروا لیتے ہیں اور بڑے فخر وناز سے مالدار اور عزت والے کہلاتے پھرتے ہیں جبکہ

ایسے لوگوں کا کیا حشر ہوگا قیامت کے دن اس کا تصور کر کے ہی اللہ سے ڈرنے والے کلیجہ کا کانپ اٹھتا ہے۔ یہ دنیا کے چکر میں حرام وحلال کا امتیاز انسان اس لئے نہیں کرتا کہ وہ دنیا کی محبت میں مبتلا ہوتا ہے اگر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوجائے تو پھر انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اور حلال وحرام کو ملحوظ رکھے گا اور پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بھی ہوجاتا ہے۔

چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں جب میں وہ عمل کرلوں تو میں اللہ اور لوگوں کا محبوب بن جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا کی محبت وخواہش دل سے نکال دے، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہوجا تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۵۱۸۷)

اچھا انسان:

حدیث نمبر: (۲۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قِیلَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَیُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: کُلُّ مَخْمُومُ الْقلب صَدُوق اللِّسَان قَالُوا: صدوق اللِّسَانِ نَعْرِفُہُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ھُوَ النَّقِیُّ التَّقِیُّ لَا إِثْمَ عَلَیْہِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ.

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۲۲۱، ابن ماجہ حدیث نمبر: ۴۲۱۶، صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۳۳۹۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ لوگوں میں کون بہتر ہے؟ فرمایا ہر سلامت دل والا، سچی زبان والا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں۔ سلامت دل والا کیا ہے؟ فرمایا وہ ایسا ستھرا ہے جس پر نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ کینہ اور نہ حسد۔

اس حدیث پاک میں انسانیت کے معیار کو واضح کر دیا گیا ہے اور اچھے انسان بننے کے اوصاف بھی بیان کردئے گئے ہیں۔ یہاں بہترین انسان ہونے کے لئے دو

اوصاف بطور خاص بیان کئے گئے ہیں (۱) زبان کی سچائی (۲) اور دل کا ہر طرح کی کدورتوں سے پاک ہونا۔ ان دونوں خوبیوں کا دائرہ بہت وسیع ہے اور معنیٰ خیز بھی۔ کم لفظوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھے انسان بننے کی جو خوبیاں بیان کردی ہیں اگر انسان ان پر عمل پیرا ہوجائے تو اچھا معاشرہ اور اچھا ماحول گھر کا بھی اور باہر کا بھی پیدا ہوجائے۔

یہ بات صاف ہے کہ انسان کے اعمال کی صلاح وفساد کا دارومدار دل کی صلاح وفساد پر ہے اور اسی طرح زبان پر بھی، اور یہی وجہ ہے کہ زبان کو دل کا ترجمان بھی کہا جاتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ دل اور زبان دونوں پر کنٹرول رکھیں، دونوں کی اصلاح پر توجہ دیں اور دونوں کے فساد سے محفوظ رہے۔ زیادہ بات کرنے سے رک جائے اور شریعت کے خلاف باتوں میں زبان کا استعمال ہرگز نہ کرے اور دل کو بری کیفیات، کینہ، عداوت، سرکشی، غلط خواہشات، برے خیالات، شہوات، دنیا کی محبت اور طلب جاہ وحشمت سے پاک رکھے۔ ہر بندۂ مومن زبان و دل کو شریعت کے مطابق استعمال کرے، اللہ کے ذکر، اس کی یاد اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت درود سے انہیں معمور رکھے۔ ان دونوں کو قابو رکھنے سے بڑے بڑے گناہوں اور فسادات و جھگڑوں سے بچا سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي

”ذکرُاللہ کے بغیر کثرتِ کلام نہ کرو اس لئے کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کثرتِ کلام دل کو سخت کرتی ہے اور سخت دل والے ہی اللہ سے زیادہ دور ہوتے ہیں“۔

(ترمذی حدیث نمبر ۲۴۱۱)

عذاب الٰہی کی زد میں نیک و بد:

حدیث نمبر: (۲۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ

بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ.

(مشکوٰۃ: حدیث نمبر: ۵۳۴۴، مسلم: حدیث نمبر: ۲۸۷۹، بخاری: حدیث نمبر: ۷۱۰۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے ان سب پر عذاب بھیج دیتا ہے جو ان میں ہوں، پھر اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

یعنی جب کسی قوم پر عذاب آتا ہے تو صرف گنہگاروں پر ہی نہیں آتا بلکہ گنہگار نیک کار جو بھی وہاں ہوں سب پر آتا ہے، جب چکی چلتی ہے تو گندم اور اس میں رہنے والے گھن سب کو ہی پیس ڈالتی ہے۔ خیال رہے کہ یہ قانون کلی نہیں ہے کبھی نیکوں کو بچا بھی لیا جاتا ہے، کبھی وہاں سے نیکوں کو نکال دیا جاتا ہے، رب فرماتا ہے: ”فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

(لیکن) ان بے قصور نیک لوگوں کو کل قیامت میں اس تکلیف کی جزا دے دی جائے گی جو انہیں بے قصور پہنچ گئی جیسے باغیوں کی بستیوں پر حکومت بم باری کرے جس سے حکومت کے وفاداروں کے مکانات جائیداد بھی تباہ ہوجائیں تو انہیں ان کا معاوضہ دے دیا جاتا ہے۔ (مرآت)

یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہوں کی جب کثرت ہونے لگے تو نیک لوگوں کے ہونے کے باوجود بھی عذاب الٰہی آسکتا ہے۔ جیسا کہ ام المومنین حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں ”قُلتُ: يا رسولَ اللهِ، أنَهلِكُ وفينا الصَّالحون؟ قال: نعم، إذا كَثُر الخَبَث“ (بخاری حدیث نمبر: ۳۳۴۶)

ترجمہ: یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک کردئے جائیں گے جب کہ ہمارے بیچ نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! اگر گناہ زیادہ ہونے لگے تو نیک لوگوں کے ہونے کے باوجود لوگ ہلاک کئے جائیں گے۔

خوف خداوندی اور ذکر اللہ کی برکت:

حدیث نمبر: (۲۴) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَقُولُ

اللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِي یَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۳۴۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۵۹۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرمائے گا: دوزخ میں سے ہر ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف سے کہیں بھی مجھ سے ڈرا۔

اس حدیث پاک سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے ڈرنے کی فضیلت وفائدے ظاہر ہیں کہ جو بندۂ مومن زندگی بھر گناہ کرے اور ایک بار بھی اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہ ترک کردے یا گناہ کے وقت اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کرلیا اور اس گناہ کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نکالنے کا حکم فرمائے گا اور پھر اسے جنت میں داخل کردیا جائے گا۔ ایک بار اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اسے یاد کرنے کا اجر وفائدہ اس قدر ہے تو جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس سے ڈرتا رہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا کس قدر انعام وفضل اور باران کرم نازل ہوگا۔ مگر اس حدیث پاک سے دھوکہ میں نہ رہیں وہ لوگ جو گناہ پر گناہ اس امید پر کئے جارہے ہیں کہ اخیر میں توبہ کرلیں گے تو اللہ معاف فرماہی دے گا، کیونکہ اس نیت سے گناہ کرنا بھی بہت بڑا جرم اور ایمان کے لئے خطرہ کا باعث ہے اور پھر کون جانتا ہے کہ ایسے نڈر لوگوں کو توبہ کی توفیق ملے گی بھی یا نہیں؟ اگر توبہ کی توفیق چھن لی گئی ہے تو پھر ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب وعتاب اور قہر سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے توبہ کی امید پر نڈر و بےخوف ہوکر گناہ نہ کریں بلکہ فوراً توبہ کرلیں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کریں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے گنہگار بندے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں، تنہائیوں خوف وندامت کے آنسو بہاتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے گناہوں سے بچ کر قیامت کے بھیانک منظر اور حساب وکتاب کی سختیوں کو یاد کرکے رویا کریں۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوفِ خداوندی کی وجہ سے

آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آگریں گے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام فرمادے گا۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۳۵۹، ابن ماجہ حدیث نمبر: ۴۱۹۷)

اور ایک دوسری حدیث پاک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا، جو خوفِ خدا سے روئے۔

(ترمذی شریف حدیث: ۱۶۳۹، نسائی شریف حدیث: ۳۱۰۵)

حدیث نمبر: (۲۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْأَۃُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَأَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۵۴ کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے وہ داخل ہوسکتی ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والی اور اپنے شوہر کا کہا ماننے والی عورت کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جو عورت اللہ کی اطاعت کرے اور نماز کی بھی پابندی کرے، روزے کی بھی رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت بھی کرے یعنی زنا کے قریب تک نہ جائے اور پھر اپنے شوہر کی جائز باتوں کو مانے اور اس کی نافرمانی نہ کرے تو ایسی عورت کو اللہ تعالیٰ سے یہ انعام ملے گا کہ جنت سات دروازے ان کے لئے کھول دئے جائیں گے جس دروازے سے وہ چاہے جنت میں داخل ہوسکتی ہے۔

باریک دوپٹہ اور پتلا کپڑا عورتیں نہ پہنیں:

حدیث نمبر: (۲۶) عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَۃَ، عَنْ أُمِّہِ قَالَتْ: " دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَی عَائِشَۃَ وَعَلَیْہَا خِمَارٌ رَقِیقٌ،

فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۳۷۵)

ترجمہ: حضرت علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئیں، ان پر باریک چادر تھی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پھاڑ دیا، اور انہیں موٹی چادر پہنا دی۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب ان کو باریک دوپٹہ اوڑھے ہوئے دیکھا تو ایسا دوپٹہ دیکھ کر انہیں ناگواری ہوئی اور ناراض ہوئیں پھر اور ان کو سبق دینے کے لئے ان کے اس باریک دوپٹے کے دوٹکڑے کر ڈالے اور پھر اس کے بدلے ان کے سر پر ایک موٹا دوپٹہ ڈال دیا۔ اس سے ان کا مقصد ان کی دل آزاری نہیں تھا بلکہ تعلیم واصلاح کہ عورتیں اس طرح باریک دوپٹہ نہ پہنیں۔ اس سے ہماری ان ماں بہنوں اور بیٹیوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اس قدر باریک کپڑے اور دوپٹہ استعمال کرتی ہیں جن سے بدن کا رنگ، سر کے بال اور جسم نظر آتے ہیں۔ خواتین اسلام کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس مبارک اور عزت وپارسائی کی حفاظت کرنے والے عمل وکردار کو اپنا کر اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرنی چاہئے اور پردہ کا مکمل اہتمام کرنا چاہئے۔

چھوٹے بڑے ہر گناہ سے بچنا چاہئے:

حدیث نمبر: (۲۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَائِشَةَ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۳۵۶، شُعب الایمان حدیث نمبر: ۷۲۶۱، سنن دارمی حدیث نمبر: ۲۷۲۶)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تم حقیر ومعمولی گناہوں سے بچتی رہو کہ ان کے متعلق بھی اللہ

کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہے۔

یعنی صرف گناہ کبیرہ سے بچنے پر کفایت نہ کرو بلکہ گناہ صغیرہ سے بھی بچتے رہو، اگر ہو جاوئے تو ان کے کفارہ کے لیے نیک اعمال کرو اور جلد توبہ کرلو۔ خیال رہے کہ گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنا گناہ کبیرہ ہے، شیطان اولاً چھوٹے گناہ کراتا ہے پھر بڑے گناہوں میں لگا دیتا ہے، پھر عقیدے خراب کرتا ہے۔ سنتیں بلکہ مستحبات ایمان کے خزانہ کی پہلی دیوار ہے یہاں ہی شریعت کا پہرا رکھو۔ (مرآت المناجیح)

قیامت کی چند نشانیاں:

حدیث نمبر: (۲۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۴۳۷، بخاری حدیث نمبر ۶۸۰۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی اور زنا شراب خواری بڑھ جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتی کہ پچاس عورتیں ایک مرد منتظم ہوگا۔

یہاں علم سے مراد علم دین ہے، جہل سے مراد دین کے علم سے غفلت۔ آج یہ علامت شروع ہو چکی ہے دنیاوی علوم بہت ترقی پر ہیں مگر علوم تفسیر، حدیث، فقہ بہت کم رہ گئے، علماء اٹھتے جارہے ہیں، ان کے جانشین پیدا نہیں ہوتے، مسلمانوں نے علم دین سیکھنا قریبًا چھوڑ دیا، بہت سے علماء واعظ بن کر اپنا علم کھو بیٹھے، یہ سب کچھ اس پیشین گوئی کا ظہور ہے۔

قیامت کی نشانیوں میں سے زنا و بدکاری کی کثرت ہے، زنا کی زیادتی کے اسباب عورتوں کی بے پردگی، اسکولوں کالجوں لڑکوں لڑکیوں کی مخلوط تعلیم، سنیما وغیرہ کی

بے حیائیاں گانے، ناچنے کی زیادتیاں یہ سب آج موجود ہیں، ان وجوہ سے زنا بڑھ رہا ہے اور ابھی اور زیادہ بڑھے گا۔ اسی طرح کثرت کے ساتھ شراب نوشی بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور آج یہ نشانی بھی پائی جاتی ہے، غیر مسلم ممالک کی بات تو دور مسلم ممالک جہاں اسلامی قوانین وحدود کی پاسداری کی جانی چاہئے ان ممالک میں بھی شراب نوشی عام ہوتی جارہی ہے، حکومت اس کی اجازت دے رہی ہے اور اس کے لئے اڈے کھول رہی ہے دوشیزائیں نیم برہنہ رقص کرتی نظر آتی ہیں۔

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ایک مرد کے ماتحت پچاس عورتیں ہوں گی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک خاوند کی پچاس بیویاں ہوں گی کہ یہ تو حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک خاندان میں عورتیں بیٹیاں پچاس ہوں گی ماں، دادی، خالہ، پھوپھی وغیرہ اور ان کا منتظم ایک مرد ہوگا۔ دوسری احادیث میں ہے کہ قرب قیامت سنگِ اسود اور مقام ابراہیم اٹھالیا جائے گا، قیامت کے قریب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا۔

قبر کا بھیانک منظر:

حدیث نمبر:(۲۹) عَن عُثْمَان رَضِي الله عَنهُ أنه إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا الْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۲، شعب الایمان ج ۱ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۳۹۳)

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی بھیگ ہوجاتی۔ عرض کیا گیا کہ آپ جنت دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور اس سے روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات پا گیا تو بعد والی منزلیں اس سے آسان تر ہیں اور اگر اس سے ہی نجات نہ پائی تو بعد والی منزلیں اس سے سخت ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشت ناک نہ دیکھا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام میں سے ہیں، بے شمار فضائل و کمالات کے جامع ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب اکرم ﷺ کے بہت ہی زیادہ پیارے جنت کی بشارت پانے والوں میں سے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کی فکر اس قدر کہ آپ قبر کے خوفناک منظر، اس کی ہیبت اور عذاب قبر کے خوف سے رونے لگے۔ جب جنت کی بشارت پانے والے خلیفہ رسول ﷺ کے خوف کا یہ عالم ہے تو ہم گنہگاروں کو کس قدر اپنے دل میں اللہ کا خوف بسانا چاہئے اور قبر کی بھیانک منزل سے بچنے کے لئے کس قدر نیک اعمال کی کثرت کی ضرورت ہے؟ ہم جیسے سیاہ کاروں کو ہمہ وقت قبر وحشر کے ہولناک و وحشتناک منظروں کو یاد کرکے رونا چاہئے اور گناہوں سے باز آکر خوب نیکیاں کرنا چاہئے۔

حدیث نمبر:(۳۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم: لَيُسَلط عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا تنهشه وتلدغه حَتَّى تقوم السَّاعَة لَو أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۴، ترمذی شریف حدیث نمبر ۲۴۶۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۴)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر پر اس کی قبر میں ننانوے ۹۹ سانپ مسلط کیے جاتے ہیں، جو اسے قیامت تک نوچتے اور ڈستے رہیں گے، اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک ماردے تو زمین سے کبھی ہریالی پیدا نہ ہو۔

قبر کی منزل آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے، اگر انسان اس منزل میں کامیاب ہوگیا تو بعد کی منزلیں اس کے لئے آسان ہوجائے گی ورنہ سخت ہی سخت، بلا

ہی بلا ،ہولنا کیاں ہی ہولنا کیاں،عذاب ہی عذاب اور تکلیفوں کی دنیا ،کافروں ،منافقوں اور بدعقیدوں کو طرح طرح کے اور سخت سے سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا،اسی طرح گنہگار مومنوں کو بھی ان کی بداعمالی اور گناہوں کے سبب عذاب قبر دیا جائے گا۔قبر کا عذاب بہت سخت اور اس کے تصور سے ہی انسا کی روح کانپ جاتی ہے اور اللہ والے عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہیں اور نیکیوں کی پابندی کرتے ہیں۔قبر بھی ہمیں اپنی وحشتوں،ڈراؤنے منظروں اور تکلیف دہ عذاب سے ہمیں خبردار کرتی ہے مگر ہم ہیں کہ اسے محسوس تک نہیں کرتے۔حضرت بلال بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر ہر روز پکار کر کہتی ہے ''دیکھنے والو! میں تنہائی، وحشت اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، مجھے صرف زمین میں کھودا ہوا ایک گڑھا نہ سمجھا کرو، مَیں جہنم کا گڑھا ہوں، یا جنت کی کیاری ہوں،تمہارے اعمال اور تمہارا عقیدہ تمہارے لئے مجھے جہنم کا گڑھا بنائے گا یا جنت کی کیاری میں تبدیل کرے گا۔''

(شعب الایمان ج۱ ص ۶۲۲)

گناہ کبیرہ اور ان کی ہلاکتیں:

حدیث نمبر:(۳۱)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثمَّ أَيٌّ قَالَ ثمَّ أَن تُزَانِي بحليلة جَارك فَأنْزل الله عز وَجل تَصْدِيقَهَا (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يزنون وَمن يفعل ذَلِك يلق أثاما) الْآيَة

(مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۴۹)

ترجمہ:عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا حضور کون سا گناہ بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ کا شریک

ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ اپنی اولاد اس ڈر سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے۔عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کون سا گناہ؟ فرمایا یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ تب اللہ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اتاری ''اور وہ جو خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور نہ اس جان کو ناحق قتل کریں جسے اللہ نے حرام کیا اور نہ زنا کریں۔''

گناہ کبیرہ تو بہت ہیں مگر ان بڑے گناہوں میں سب سے بڑے جو گناہ ہیں وہ وہی ہیں جن کا ذکر اس حدیث پاک میں ہوا(۱)اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا،جبکہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق ہے ہی نہیں۔(۲)اولاد کو کھلانے اور مفلسی کے خوف سے اولاد کو مار ڈالنا، یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے،آج بہت سے لوگ اس گناہ میں مبتلا ہیں،ایک دو بیٹا اور ایک بیٹی کے بعد مشینوں کے ذریعہ چیک کروا کر بیٹیوں کو پیٹ ہی مار دیا جاتا ہے،مشینوں کے ذریعہ حمل گروالیا جاتا ہے۔یہ وبا بہت عام ہوتی جارہی ہے اور مسلمان بھی اس گناہ میں مبتلا ہیں۔مسلمانوں کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ رزق کا مالک اللہ تعالیٰ ہے وہی اپنے بندوں کو کھلاتا پلاتا ہے تو مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل کر کے گناہ و عذاب میں مبتلا ہونے سے بچنا ضروری ہے۔(۳)زنا تو ایسے حرام اور گناہ کبیرہ ہے مگر اپنی پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنا اور بھی بہت بڑا جرم ہے کہ پڑوسی ہونے کی وجہ سے تو یہ حق ہم پر عائد ہوتا ہے کہ ہم اس کی عزت و عفت کی حفاظت کریں نہ کہ اس کی عزت و آبرو کو روندا جائے۔مسلمانوں کو چاہئے کہ زنا تو دور بلکہ اس کے قریب میں بھی نہیں جائیں اور اولاد کو بھی اس کی تاکید و تعلیم دیں۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً-وَسَآءَ سَبِيْلًا ۔(بنی اسرائیل:۳۲)

ترجمہ:اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔(کنزالایمان)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس نصیحتیں:

حدیث نمبر:(۳۲)عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر:۶۱،مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۰۷۵)

ترجمہ:حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کی وصیّت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانو اگرچہ مار دیے جاؤ یا جلا دیے جاؤ(۲) اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو اگرچہ وہ تمہیں اپنے گھر بار اور مال سے نکل جانے کا حکم کریں(۳) فرض نماز عمداً ہرگز نہ چھوڑو کیونکہ جو کوئی جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے اس سے اللہ کا ذمہ وضمان جاتا رہا۔(۴) شراب ہرگز نہ پیو کہ یہ ہر بدکاری کا سر ہے۔(۵) گناہ سے اپنے کو بچاؤ کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضی نازل ہوتی ہے۔(۶) جہاد سے بھاگ جانے سے بچو اگرچہ لوگ ہلاک ہوجائیں۔(۷) اور جب لوگ (کسی وبائی مرض کی وجہ سے) مرنے لگیں اور تم وہاں موجود ہو تو تم وہیں جمے رہو،(جان بچانے کے خیال سے وہاں سے مت بھاگو)(۸) اور اپنے اہل وعیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو۔(۹) اور ادب دینے کے لئے اُن پر (حسبِ ضرورت وموقع) سختی بھی کیا کرو۔(۱۰) اور اُن کو اللہ سے ڈرایا بھی کرو۔

یہ حدیث پاک مسلمانوں کو ایمان پر سختی سے قائم رہنے اور اس کی حفاظت کی ترغیب دلاتی ہے اور یہی مومن کی شان ہے کہ کسی بھی حال میں ایمان جیسی دولت بے بہا کی

حفاظت میں کوتاہی نہ کرے، بلکہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کرتا رہیں۔اگر جان کا خطرہ ہو تو دل سے کفر کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے ہاں خطرۂ جان کے وقت زبان سے کفر بکنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں ایمان ہو۔نیز اس حدیث پاک میں مسلمانوں کو شرک وکفر سے بچنے کے علاوہ مزید نو باتوں کی تاکید ونصیحت کی گئی ہے ،اگر مسلمان اس حدیث پاک کے پیغامات کے مطابق زندگی گذارنے لگیں تو دونوں جہان کی کامیابیاں ملیں گی۔مگر آج ہمارا طرز زندگی ان ارشادات و پیغامات کے خلاف ہے،ہماری قوم کے بوڑھے اور نوجوان ہر طبقہ نماز سے دور،شراب نوشی کی لت،ماں باپ کی نافرمانی،قتل ولڑائی اور چھوٹے چھوٹے گناہوں کو معمولی سمجھ کر بڑے سے بڑے گناہ کرتے چلے جارہے ہیں جس کے نتیجے میں ہمارا مسلم معاشرہ پراگندہ اور گناہ آلود ہوتا جارہا ہے۔ہمیں چاہئے کہ ہم میں جو نیک لوگ ہیں وہ جو قرآن واحادیث کی باتیں بتائیں ان کی قدر کریں اور ان کی بتائی شرعی باتوں پر عمل کر کے اپنے معاشرہ کو پاک وکامیاب بنائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آخری وصیت میں مسلمانوں کو اپنی اولاد کی تربیت وخبر گیری اور ان کے اندر خوف خدا پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔اس لئے مسلمانوں کو چاہئے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں اور ان کے ہاتھوں میں موبائل دے کر ویڈیو گیم وغیرہ کے ذریعہ ان کے اخلاق وکردار کو خراب نہ کریں۔

عورتوں کو نصیحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حدیث نمبر:(۳۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ.

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹)

ترجمہ:حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم بقرعید یاعید الفطر میں عیدگاہ تشریف لے گئے،آپ کا گذر عورتوں کی جماعت کے پاس سے ہوا تو فرمایا کہ اے بیبیو! خوب خیرات کرو کیونکہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ تم زیادہ دوزخ والی ہو،انہوں نے عرض کیا حضور یہ کیوں؟ فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے:ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اگلے پچھلے واقعات کو مشاہدہ فرماتی ہے،کیونکہ دوزخ میں داخلہ قیامت کے بعد ہوگا،مگر آج ہی دیکھ رہے ہیں جیسے کہ ہم خواب یا خیال میں اگلی پچھلی باتیں دیکھ لیتے ہیں۔دوسرے یہ کہ حضور باذن الٰہی جنتیوں اور دوزخیوں کو پہچانتے ہیں،ان کی تعداد سے خبردار ہیں حالانکہ علوم خمسہ میں سے ہے۔تیسرے یہ کہ نیک اعمال خصوصًا صدقہ عذاب کو دفع کرتا ہے۔اسی لئے میت کو تیجہ،دسویں وغیرہ میں ایصال ثواب کیا جاتا ہے کہ اگر اس کی قبر میں آگ ہو تو اس سے بجھ جائے۔زیادہ لعنت کرنا دوزخی ہونے کا سبب ہے،اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جن کے یہاں صحابہ پر تبرّا اور لعنت کرنا عبادت ہے۔جب نمرود،فرعون،ہامان بلکہ شیطان کو گالیاں دینا اور تبرا کرنا ثواب نہیں تو بزرگوں کو گالیاں دینا کہاں کی انسانیت ہے۔
(مرآۃ المناجیح)

والدین کے ساتھ حسن سلوک:

حدیث نمبر:(۳۴)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبُوكَ.
(مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۴۹۱۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میرے اچھے برتاوے کا زیادہ حقدار کون ہے فرمایا تمہاری ماں عرض کیا پھر کون فرمایا تمہاری ماں عرض کیا پھر کون فرمایا تمہاری ماں عرض کیا پھر کون فرمایا تمہارا باپ۔

ماں باپ کے ساتھ سلوک یہ ہے کہ ان سے نرم اور نیچی آواز سے کلام کرے،مالی وبدنی

خدمت کرے یعنی اپنے نوکروں سے ہی ان کا کام نہ کرائے بلکہ خود کرے،ان کا ہر جائز حکم مانے،انہیں نام لے کر نہ پکارے،اگر وہ غلطی پر ہوں تو نرمی سے ان کی اصلاح کرے،اگر قبول نہ کریں تو ان پر ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے،ان کی سختی پر تحمل کرے۔(مرآۃ المناجیح)

(۳۵)عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عمرو بن العاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رِضَا اللّٰهِ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ، وَسَخَطُ اللّٰهِ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ.
(مشکوٰۃ حدیث نمبر:۴۹۲۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ماں باپ کی خوشنودی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

اس حدیث پاک سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو لوگ ماں باپ کو تکلیف دیتے ہیں،برا بھلا کہتے رہتے،اپنی بیوی بچوں کو ان پر ترجیح دیتے ہیں،خود اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ اچھی اچھی چیزیں کھاتے ہیں اور انہیں ترساتے ہیں۔حج وعمرہ کر کے حاجی کہلاتے ہیں اور ماں باپ کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جتنے حج وعمرہ کرلیں اور جتنے سجدے کرلیں،اگر ماں باپ راضی نہیں تو پھر یہ عبادتیں بھی مقبول نہیں۔اس لئے عبادت وریاضت بھی کریں اور ماں باپ کو بھی خوش رکھیں۔

صلہ رحمی کی برکت:

حدیث نمبر:(۳۶)عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.
(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۱۸،بخاری حدیث نمبر ۲۰۶۷،مسلم حدیث نمبر ۲۵۵۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت دی جاوے اور اس کی موت میں دیر کی جاوے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رشتہ داری نبھانے اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کا یہ فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کے سبب روزی اور عمر میں برکتیں فرماتا ہے۔مگر کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو اس حدیث پاک کے خلاف طرز زندگی اختیار کئے ہوئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ خسارے میں ہوتے ہیں اگرچہ انہیں احساس نہیں ہوتا اور احساس ہوگا بھی کیسے جب محسوس کرنے کا مادہ ختم ہو چکا ہو۔ماں باپ کے ساتھ برے سلوک کرتے ہی ہیں اپنی بہنوں کے ساتھ غلط رویہ اختیار کرتے ہیں، ان کے حقوق کی پامالی کرتے ہیں، وقت ضرورت کام نہیں آتے، کسی کی چیز سخت حاجت ہو تو پوری نہیں کرتے اور خود اپنی بہنوں سے ان سب چیزوں کی امید لگائے رہتے ہیں بلکہ شکایت بھی کرتے ہیں کہ ہماری بیماری میں ہمیں دیکھنے نہیں آئیں، قرض نہیں دیا، فون نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔جبکہ خود اپنی بیویوں کے بہکاوے یا کان بھرنے پر اپنی بہنوں کی استطاعت کے باوجود کسی طرح کی مدد نہیں کرتے۔اور کچھ باپ بھی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی شادی شدہ بیٹیوں کی خاطر تواضع اور خبر گیری اور مدد نہیں کرتے۔ایک دوسری حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فإن صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فى الْأَهلِ، مَثْرَاةٌ فى المالِ، مَنْسَأَةٌ فى الأَثَرِ۔ ”رشتہ داری کو ملانا گھر والوں میں محبت، مال میں ثروت اور نشان قدم میں تاخیر (عمر میں برکت) کا باعث ہے۔“

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۳۴، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۷۹)

رشتہ نبھانے کی برکت اور گناہوں کی آفت:

حدیث نمبر:(۳۷)عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۲۵، ترمذی حدیث نمبر: ۲۱۳۹)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تقدیر کو نہیں رد کرتی مگر دعا اور عمر میں نہیں زیادتی کرتا مگر اچھا سلوک اور یقیناً

انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے اس گناہ سے جو اسے پہنچے۔

اس فرمان کے چند معانی ہیں: ایک یہ کہ گناہوں سے رزقِ آخرت یعنی ثواب اعمال گھٹ جاتا ہے۔دوسرے یہ کہ مؤمن کا گناہوں کی وجہ سے رزق روحانی یعنی اخلاص، اطمینان قلب، دل کا چین وسکون، رغبت الی اللہ گھٹ جاتی ہے۔تیسرے یہ کہ مؤمن اپنے گناہوں کی وجہ سے تنگی رزق، یا بلاؤں میں گرفتار ہو جاتا ہے تاکہ ان کی وجہ سے گناہوں سے توبہ کرکے پاک وصاف ہو کر دنیا سے جائے لہذا اس فرمان پر یہ اعتراض نہیں کہ اکثر متقی پرہیزگار لوگ مفلوک الحال ہوتے ہیں اور فاسق و بدکار بڑے مالدار۔(مرآت المناجیح)

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا کیسے خیال رکھیں:

حدیث نمبر:(۳۸)عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۹۵۸، بخاری حدیث نمبر ۲۴۴۲، مسلم حدیث نمبر ۲۵۸۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرے نہ اسے رسوا کرے۔ اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہے گا اللہ اس کی حاجت میں رہے گا۔اور جو مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن کی تکالیف دور کرے گا اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا قیامت کے دن اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

یعنی مسلمان مسلمان کا دینی و اسلامی بھائی ہے یا مسلمان مسلمان کے لیے سگے بھائی کی طرح ہے، بلکہ اس سے بھی اہم کہ نسبی بھائی کو ماں باپ نے بھائی بنایا ہے اور مسلمان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی بنایا، حضور سے رشتہ غلامی قوی ہے ماں باپ

سے رشتہ نسبی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ حضور مسلمانوں کے بھائی نہیں حضور تو مثل والد کے ہیں اس لئے حضور کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں بھاوج نہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ مؤمن و مسلم ہم معنی ہیں کہ قرآن کریم نے مؤمنوں کو بھائی قرار دیا"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ"اور حضور نے یہاں مسلمون کو۔(مرآت المناجیح)

ایک اور حدیث پاک جس میں حضور رحمت عالم ﷺ نے مسلمان ہونے کا حقیقی معنیٰ اس طرح بیان فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ۔

ترجمہ:"سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور سچا مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں بے خوف اور مطمئن رہیں۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۳۳، مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۰۱۳)

سبحان اللہ کیا خوبصورت پیغام امن ،پیغمبر اسلام محمد عربی روحی فداہ ﷺ نے امت مسلمہ کو دیا ہے۔اگر اس پیغام پر امت مسلمہ عمل کر لے بلکہ پوری دنیائے انسانیت اس پیغام کو اپنا لے تو پوری دنیا میں امن و امان قائم ہوجائے۔مگر آج غیر مسلم کی باتیں چھوڑئے مسلم ممالک کے ارباب اقتدار ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں، ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور غیروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خون سے اپنے وجود کو رنگ رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور ہنود مسلمانوں کے گھروں کو، جانوں اور املاک کو تباہ و برباد کر رہے ہیں، نذر آتش کر رہے ہیں، گردنوں کو تہ تیغ کر رہے ہیں، بموں سے، راکٹوں سے حملہ کر رہے ہیں، مسلمانوں کی بستیوں کو، شہروں کو پلک جھپکتے مسمار کر رہے ہیں اور دوسرے مسلم ممالک کے رہنما و لیڈران اور شاہان وقت خاموش تماشائی ہیں۔لبنان، شام، فلسطین اور ہندوستان کے کئی صوبوں کے اضلاع اس کے گواہ ہیں۔

جنت کی گارنٹی والے کام:

حدیث نمبر:(۳۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔

(مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۴۸۱۲)

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں کے بیچ کی چیز (زبان) اور دو پاؤں کے درمیان کی چیزوں (شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کی گارنٹی دیتا ہوں۔

دو جبڑوں کے درمیان کی چیز زبان و تالو وغیرہ ہے اور دو پاؤں کے بیچ کی چیز شرمگاہ ہے۔یعنی اپنی زبان کو جھوٹ غیبت ناجائز باتیں کرنے سے بچائے، اپنے منہ کو حرام غذا سے محفوظ رکھے، اپنی شرمگاہ کو زنا کے قریب نہ جانے دے۔ظاہر بات ہے کہ ایسا مسلمان مؤمن متقی ہوگا۔خیال رہے کہ قریبا اسی ۸۰ فی صدی گناہ زبان سے ہوتے ہیں جو اپنی زبان کی پابندی کرے وہ تو چوری ڈکیتی قتل بھی نہیں کرتا، انسان جرم جب ہی کرتا ہے جب کہ جھوٹ بولنے پر آمادہ ہوجائے کہ اگر پکڑا گیا تو میں انکار کردوں گا، جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔خیال رہے کہ حضور کی یہ ضمانت تا قیامت انسانوں کے لیے ہے اور حضور کی ضمانت خدا کی ضمانت ہے۔(مرآت المناجیح)

اس حدیث پاک میں بطور خاص زبان و شرمگاہ کی حفاظت و نگہبانی کی طرف توجہ و ترغیب دلائی گئی ہے، کیونکہ یہی دونوں انسان کی بربادی کے بڑے اسباب میں سے ہیں۔انہیں کی وجہ سے آپسی رشتہ بھی بگڑتے ہیں، معاشرہ میں دوریاں بھی ہوتی ہیں، بدگمانیوں اور لڑائی جھگڑے کی نوبت آتی ہے۔اس لئے انسان کو زبان و شرمگاہ کی آفتوں سے بچنا چاہئے اور ان دونوں کا غیر شرعی استعمال سے بچنا چاہئے، ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔اور جس شخص نے ان دونوں پر قابو پالیا وہ کامیاب اور ہر طرح کی بلا و ہلاکت سے محفوظ ہوگیا۔چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ وُقِيَ شَرَّ لَقْلَقِهِ وَقَبْقَبِهِ وَذَبْذَبِهِ فَقَدْ وُقِيَ الشَّرَّ كُلَّهُ۔ یعنی جو شخص زبان، پیٹ اور شرمگاہ کی برائیوں سے محفوظ رہا وہ ہر طرح کی بلاؤں سے محفوظ رہا۔

(شعب الایمان ج ۴ ص ۳۶۱ حدیث نمبر: ۵۴۰۹)

ارتداد کا سیلاب اور اس پر بند کی صورتیں:

حدیث نمبر(۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسلم بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتناً كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ من الدُّنْيَا۔

(مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۳۸۳، مسلم شریف حدیث نمبر ۱۱۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان فتنوں سے پہلے اعمال کرلو جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے کہ انسان صبح کرے گا مؤمن ہوکر اور شام کرے گا کافر ہوکر۔ اور شام کرے گا مؤمن ہوکر صبح کافر ہوکر اس طرح کہ دنیاوی سامان کے عوض اپنے دین کا سودا کر بیٹھے گا۔''

یعنی یہ موقع امن وامان کو غنیمت جانو جو نیکی کرنا ہے کرلو ورنہ ایسے فتنے اٹھنے والے ہیں اور ایسی بلائیں آنے والی ہیں کہ انسان کو کچھ نہ سوجھے گا کہ میں کیا کروں، دلوں کے حالات بہت جلد بدل جائیں گے۔ (ایک وقت آئے گا کہ آدمی معمولی دنیاوی لالچ میں اپنا دین چھوڑ دے گا، اس زمانہ کے علماء رشوت لے کر غلط فتوے دیں گے، حکام رشوتیں لے کر غلط فیصلے کریں گے، عوام پیسہ لے کر جھوٹی گواہی بلکہ شراب خوری، قتل تک کردیں گے یہ تو اب دیکھا جارہا ہے۔ (مرآت المناجیح)

اس حدیث پاک میں جو فرمایا گیا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی صبح مومن ہوکر کرے گا اور شام کفر کی حالت میں، اسی طرح کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو رات کو مومن اور صبح کو ایمان سے پھر کر کافر ہوجائیں گے، تو اس حدیث پاک کے پیش نظر موجودہ وقت کا جائزہ لیا جائے تو جو حالات بعض مسلمان مرد وعورت اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے ہیں وہ حدیث پاک کی پیشن گوئی کے مطابق ہیں۔ بہت سے لوگ دیناوی غرض ومفادات اور حرص وہوس کے چکر وجال میں پھنس کر اور ایمانی کمزوری

کی بنا پر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ اس کے نقصانات دنیا وآخرت میں کیا ہیں۔ ایسے لوگ کسی کا آلہ کار بن کر، کسی عہدہ ومنصب کی امید پر کفر وارتداد کی راہ تو اختیار کرلیتے ہیں مگر جن ذہنوں کے ورغلانے پر ایسا کیا گیا ہے ان کی طرف سے جلد ہی دھوکہ کا تمغہ بھی دیدیا جاتا ہے، منصب وعہدہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور ذلت ورسوائی کے ساتھ مسلم سماج کی نظروں میں بھی ذلیل ہوجاتے ہیں اور آخرت تو بھیانک ہو ہی جاتی ہے۔

اسی طرح کچھ لڑکیاں جو اسکول وکالج میں تعلیم حاصل کرتی ہیں یا کوچنگ سنٹرس میں کلاس لیتی ہیں وہاں غیر مسلم لڑکوں کے بہکاوے میں آکر ان کی عارضی اور دکھاوے کی محبت میں پھنس کر اپنا ایمان گنوا بیٹھتی ہیں اور پھر کچھ دنوں بعد خبر ملتی ہے کہ انہیں ان کے بوائے فرینڈس نے چھوڑ دیا، بیچ دیا، قتل کردیا، اجتماعی عصمت دری کرکے ہلاک کردیا گیا وغیرہ وغیرہ۔

ایسی لڑکیوں کا کیا حشر ہوتا ہے یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، اس لئے مسلم لڑکیوں کو چاہئے کہ اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں، اجنبی لڑکوں کے ساتھ خاص طور پر کسی بھی غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ دوستی نہ کریں اور نہ موبائل فون کے ذریعہ ان سے بات چیت کریں اور نہ کسی لالچ وبہکاوے میں آئیں، اپنے اندر حیا پیدا کریں، پردہ میں رہیں، گھر سے باہر مارکیٹ وغیرہ میں اکیلے نہ جائیں اور کسی بھی بھیڑ کی جگہ میں تو بالکل نہ جائیں۔

کچھ مسلم لڑکے بھی غیر مسلم لڑکیوں کے ساتھ عشق کرکے بہک جاتے ہیں، انہیں لے کر بھاگ جاتے ہیں اور بعد میں پتہ چلتا ہے کہ لڑکی کے خاندان والوں نے یا بھگوا دھاری اور ہندو شدت پسند افراد اور تنظیموں نے انہیں بھی موت کے گھات اتار دیا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں مسلم لڑکوں نے کسی غیر مسلم لڑکی کے ساتھ عشق لگایا اور انہیں لے کر کہیں فرار ہوگیا تو اس کی سزا اس کے گھر والوں اور محلہ والوں کو بھگتنی پڑی ہے، محلہ میں لوٹ، توڑ پھوڑ اور مسلم خواتین کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی

کوشش کی گئی، گھروں کو جلا دیا گیا، مسجدوں کو نقصان پہنچایا گیا۔اس لئے مسلم لڑکے بھی اس طرح کی حرکتیں بند کردیں اور اہل محلہ ایسے اوباش لڑکوں پر کڑی نظر رکھیں۔

نوجوان لڑکے اسلامی اخلاق و کردار اور تعلیمات کو اپنا کر اپنی زندگی اور اپنا ایمان محفوظ کریں اور دنیا و آخرت کو روشن و تابناک بنائیں۔اور مسلم لڑکوں اور لڑکیوں کے گارجین بھی یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ارتداد (دین اسلام کو چھوڑنے) کے طوفان کو روکا جائے، اس سیلاب پر مضبوط بند لگائی جائے اور آپ کی اولاد غلط راہ پر چل کر اپنے ایمان کو نہ گنوائیں اور آپ ذلت و رسوائی سے بچیں تو ضروری ہے کہ پہلے خود اسلام کے سپاہی اور فرماں بردار بنیں، اسلامی تعلیمات پر عمل کریں، اپنے ایمان کو مضبوط و مستحکم کریں، دین اور علما سے قریب ہوجائیں، غیر مسلموں کی دوستی سے دور رہیں، اولاد کے سامنے موبائل کا ضرورت بھر ہی استعمال کریں، کسی طرح کا گیم نہ کھیلیں، صالحیت اور تقویٰ اپنے اندر پیدا کریں اور نماز کی پابندی کریں۔اپنی اولاد کے گھر سے باہر آنے جانے کے اوقات پر خیال رکھیں، بچے کہاں آتے جاتے ہیں، کن سے ملتے جلتے ہیں ان سب پر نظر رکھیں۔جن اسکول اور کالج میں ایک ساتھ لڑکے اور لڑکیاں تعلیم حاصل کرتے ہوں ایسے اسکول کالج کی بجائے ان اسکول اور کالج میں داخلہ کروائیں جہاں لڑکے اور لڑکیوں کا الگ الگ انتظام ہو۔عرس و تعزیہ داری کے غیر شرعی اخراجات سے بچ کر غیر مخلوط تعلیمی نظام کے قیام پر بھرپور توجہ دی جائے اور محفوظ ماحول میں معیاری تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ان کے ہاتھوں میں اخلاق و کردار کو سنوارنے والی کتابیں دی جائے اور روزانہ مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔ٹیوشن کلاس کے نام پر اجنبی لڑکوں سے اختلاط کا موقع نہ دیا جائے، کسی ٹیچر یا ساتھی طالب علم کے گھر پر کسی تعلیمی ضرورت کے نام سے بھی جانے کی اجازت نہ دی جائے، کالج لانے لیجانے کا خود انتظام کیا جائے۔اینڈرائڈ موبائیل اور اسکوٹی نہ دی جائیں۔

ماں باپ پر اپنی اولاد کی بے راہ روی روکنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ غیر مسلم لڑکیوں کی دوستی سے بھی روکا جائے کہ غیر مسلم سہیلیوں کا غلط راستہ پر چلنے میں اہم رول ہوتا ہے۔اپنی بچیوں کے مسائل اور ان کو پیش آنے والی پریشانیوں پر توجہ دیں اور ان کی جائز ضرورتوں کی تکمیل میں وسعت بھر کوشش کریں۔اگر بچیاں کسی تعلیمی ضرورت سے انٹرنیٹ استعمال کررہی ہیں تو ان کی بھرپور نگرانی کی جائے، اس لیے کہ بھٹکنے اور بہکنے کے اکثر دروازے انٹرنیٹ کے ذریعہ کھلتے ہیں۔اور فیس بک ،انسٹا گرام، ٹک ٹاک وغیرہ ایپس موبائل میں نہ رکھنے دیں۔نیز ہمارے مسلم معاشرہ کا متمول طبقہ اور بااثر علمی شخصیات باہمی مشورہ سے مسلم لڑکے اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ ایسے ادارے اپنے اپنے علاقہ کے صدر مقام پر بنائیں جہاں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کا سلیقہ مند انتظام ہو اور مخلوط تعلیم اور کفری ترانوں کے زہر سے ہمارے بچوں کا دل و دماغ اور روح محفوظ رہیں، ورنہ یاد رکھیں ہمیں اس لاپرواہی کا نتیجہ بڑی بھیانک صورت میں بھگتنا پڑے گا جس کے اثرات تو ابھی ہی سے ظاہر ہیں اور مستقبل کے لئے تو یہی امید و دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔اور اس لاپرواہی اور اس کے بھیانک نتائج و اثرات کا جواب و حساب تو قیامت دن دینا ہی پڑے گا۔

موجودہ صورت حال میں اہل علم پر بھی ضروری ہے کہ ارتداد کے اسباب اور اس کے علاج سے مسلمانوں کو آشنا کریں، صرف جمعہ اور اسٹیجی محفلوں تک ہی خود کو محدود نہ کریں، بلکہ معاشرہ کا جائزہ لیتے رہیں، محلہ کی خبر گیری کرتے رہیں، اہل محلہ سے، کمیٹی والوں سے اور بااثر افراد سے تبادلہ خیال کر کے حالات سے نپٹنے اور فتنہ ارتداد کو روکنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرتے رہیں۔نوجوانوں کی تربیت کا پروگرام بنائیں، انہیں اہل علم سے جوڑیں، ان کے ساتھ اپنا وقار بحال رکھیں نہ کہ ہنسی مزاق اور بائیک پر بیٹھ کر گردش بازار کریں۔

آج ہندوستان و نیپال کی بات کریں تو جس طرح یہاں تعزیہ داری، بے موقع و

محل جلسوں اور نئے پرانے بزرگوں، عالموں، پیروں اور ان کی نسلوں کے عرسوں پر پانی کی طرح پیسے بہائے جاتے ہیں اس حالت سے اللہ کی پناہ! جتنی رقم ان رسومات پر خرچ کرتے ہیں اور جتنی توجہ وفکر اور قوت ان میں صرف کرتے ہیں اس کا دسواں حصہ بھی تعلیم پر فوکس کردیں تو کثیر تعداد میں مسلمانوں کے اپنے اسکول وکالج اور کوچنگ سنٹر ہوں گے، جہاں عصری تعلیم کا بھی اہتمام ہوگا اور دینی تعلیم کا بھی، جہاں لڑکوں کا الگ انتظام اور لڑکیوں کا الگ انتظام۔ مگر نہ ہمارا سماج یہ چاہتا ہے اور نہ ہمارے متمول حضرات اور سجادگان کو تو پیری مریدی اور مال بٹوری کا بازار بند ہونے کا تو ۲۴ گھنٹے خدشہ رہتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

عزیزان ملت اسلامیہ! ایمان بہت بڑی نعمت اور مقدس دولت ہے، دنیا کی کوئی دولت، جاہ ومنصب اور نہ کوئی حسن وجمال اس سے بڑھ کر ہے۔ جسے ایمان واسلام کی دولت لازوال مل گئی اور اس پر استقامت نصیب ہوگئی تو اسے کائنات کی پونجی مل گئی، عقبیٰ کی ضمانت کی کنجی مل گئی، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مل گئی، اللہ عزوجل کے پیارے حبیب ﷺ کی غلامی کا ایسا شرف واعزاز میسر ہوگیا جس کے مقابلے میں دنیا کے کسی تاج وتخت اور عہدہ ومنصب کی حیثیت نہیں۔ ایمان کی لذت وحلاوت کے آگے ہر چیز کی لذت وچاشنی پھیکی ہے۔ دیکھیں کریم آقا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

ثَلَاثٌ مَن كُنَّ فيه وجَدَ حَلَاوَةَ الإيمَانِ: أنْ يَكونَ اللَّهُ ورَسولُهُ أحَبَّ إلَيْهِ ممَّا سِوَاهُمَا، وأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لا يُحِبُّهُ إلَّا لِلَّهِ، وأَنْ يَكْرَهَ أنْ يَعُودَ في الكُفْرِ كما يَكْرَهُ أنْ يُقْذَفَ في النَّارِ۔

(بخاری حدیث نمبر:۱۶؛ مسلم حدیث نمبر:۴۳)

ترجمہ: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔

(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔

(۲) جس سے بھی محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہی کے لئے کرے۔

(۳) ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

یعنی جس طرح انسان کو آگ میں جانا سخت ناگوار و ناپسند ہے اسی طرح ایمان لانے کے بعد بندۂ مومن کو کفر میں جانا تکلیف دہ اور ناپسند ہو۔ بلکہ اگر کبھی خدانخواستہ ایسا معاملہ پیش آجائے کہ ایمان کو بچانے کے لئے اور کفر وشرک سے بچنے کے لئے آگ میں کودنا پڑے تو بخوشی آگ میں چھلانگ لگادیں مگر دولت ایمان نہ جانے پائے، کفر وشرک اور ہمیشہ جہنم میں لے جانے والا راستہ ہرگز ہرگز اختیار نہ کریں۔ یہ سچے مومن اور پکے مسلمان کی پہچان ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہارے (جسم کے) ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں اور تم کو جلا دیا جائے۔ (ابن ماجہ)

اگر کوئی اس عمدہ ونفیس اور نجات دینے والے پیغام کو ٹھکراتا ہے اور اپنے ایمان کا سودا کر بیٹھے، دین اسلام جیسے پاکیزہ اور سعادتوں سے نوازنے والے مذہب کو چھوڑ کر کسی اور باطل دھرم کو اپنائے خواہ دنیا کی کسی بھی چیز کی لالچ میں ایسا کرے تو اس کا اپنا دینی اور اخروی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَأَمَّا مَن طَغَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔

(النازعات:۳۷۔۳۸۔۳۹)

ترجمہ: تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ (کنزالایمان)

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (آل عمران:۸۵)

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے۔ (کنزالایمان)

وَمَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ۔
(البقرہ:۲۱۷)

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے پھر کافر ہی مرجائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا وآخرت میں برباد ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ۔
(المائدہ:۵)

ترجمہ: اور جو ایمان سے پھر کر کافر ہوجائے تو اس کا ہر عمل برباد ہوگیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔ (کنزالعرفان)

غیر مسلم بوائے فرینڈس کی دکھاوے والی محبت کے جھانسے میں آکر اپنی عزت و ایمان کا سودا کرنے والی مسلم لڑکیاں درج ذیل واقعہ پر غور کریں، اسے اپنے سامنے رکھیں اور اپنے ذہن میں ہمیشہ کے لئے بسالیں اور اپنے دین وعزت اور عفت و پارسائی کی چادر کو تار تار ہونے سے بچانے کے لئے فکر مند ہوجائیں۔

دیکھیں یہ حضرت ابوطلحہ ہیں جنہوں نے ابھی اسلام کو اپنایا نہیں تھا، ان کے پاس دولت وثروت تھی، جب انہوں نے ایک مسلم خاتون حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی کا پیغام دیا تو حضرت ام سلیم نے کہا ابوطلحہ آپ جیسے شخص کو رد نہیں کیا جاسکتا مگر بات یہ ہے کہ آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں اس لئے میں آپ سے شادی نہیں کرسکتی۔

اے میری بہنو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرو اور کسی غیر مسلم کی محبت کی جال میں پھنس کر نہ اپنا ایمان برباد کرو اور نہ اپنی عزت و پارسائی کا تماشہ بناؤ، نہ اپنی عزیز جان سے ہاتھ دھو بیٹھو اور نہ خاندان و معاشرہ اور مذہب پر آنچ آنے دو۔ دیکھو تمہارا رب عزوجل تم سے کیا فرمارہا ہے؟ وہ فرماتا ہے:

وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ يَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِهِنَّ وَيَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا‌ وَلۡيَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى

جُيُوۡبِهِنَّ‌ۖ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوۡ نِسَآئِهِنَّ اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيۡنَ غَيۡرِ اُولِى الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَظۡهَرُوۡا عَلٰى عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ‌ۖ وَلَا يَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِيُعۡلَمَ مَا يُخۡفِيۡنَ مِنۡ زِيۡنَتِهِنَّ‌ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيۡعًا اَيُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔ (سورہ النور:۳۱)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ (کنزالایمان)

یہ آیت کریمہ ہماری ماں بہنوں کو پردہ کو اپنا کر اپنی عزت وآبر کی حفاظت کی بہترین تعلیم بھی دیتی ہے اور دونوں جہان میں کامیابی اور عزت دائمی کی بشارت و ضمانت بھی۔ اس لئے ہماری ماں بہنیں اور اسلامی خواتین اس آیت کریمہ کے مطابق زندگی گزاریں، جسم کا کوئی حصہ نہ کھلے ایسے کپڑے پہنیں، غیر محرم کو دکھانے کے لئے بناؤ سنگھار سے بچیں جیسا کہ شادی بیاہ کے موقع پر میک اپ کر کے لوگوں کی غلط نظروں کی شکار ہوتی ہیں۔ نیز حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باپردہ، تقویٰ و طہارت اور پارسائی والی زندگی کو نمونہ عمل بنائیں۔

مروی ہے کہ حضرت خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ کو یہ تشویش

تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں وفات کے بعد میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت اسماء بنتِ عمیس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر اور ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑا اور اس پر کپڑا تان کر خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کو دکھایا۔ اسے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس آپ کی یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔

(جذب القلوب، ص ۱۵۹ بحوالہ تفسیر صراط الجنان)

حضرت اُمّ خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے! آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے لیکن حیا ہرگز نہیں کھوئی۔

(ابو داؤد، کتاب الجہاد حدیث نمبر: ۲۴۸۸ بحوالہ تفسیر صراط الجنان)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور آپ کی دوسری زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضي اللہ عنہ آپ کے پاس آئے یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمیں حجاب کا حکم دیا جا چکا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِحْتَجِبَا مِنْه فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلَیْسَ هُوَ أَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا، ولا یَعْرِفُنَا؟ فقال النبی ﷺ: فَعَمْیَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِه۔"

تم دونوں اس سے حجاب میں چلی جاؤ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں نہ تو وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔

(ابو داؤد حدیث نمبر ۴۱۱۲، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۷۸)

مسلمانو! اپنے نوجوان بچوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عالیشان پڑھ کر سناؤ، انہیں اس آیت میں بیان کردہ حکم اور پیغام بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۔ (سورۂ النور: ۳۰)

ترجمہ: ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کو بھی محفوظ رکھیں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ ہے، بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اگر مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور مسلم سماج کا ہر طبقہ اس ان آیات قرآنیہ اور ان اسلامی تعلیمات پر کاربند ہو جائیں اور اجنبی مرد و عورت کی طرف میلان و نگاہ سے خود کو بچالیں، اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، پردہ کا اہتمام کریں تو ان کی عزت و عفت بھی محفوظ رہے گی اور ہمارا معاشرہ بھی پاکیزہ اور معطر ہو جائے گا۔

بے پردہ رہنے والی عورتوں کا انجام:

جو عورتیں اور لڑکیاں پردہ نہیں کرتی ہیں اور فیشن کے نام پر غیر اسلامی لباس پہن کر اپنے حسن و جمال اور بناؤ سنگھار لوگوں پر ظاہر کرتی ہیں وہ اس روایت کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ بے پردہ رہنے والی عورتوں اور لڑکیوں کا انجام کتنا بھیانک ہوتا ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات بہت سے عجائب دکھائے اُن میں یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اُس کا دماغ کھول رہا تھا۔ سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔ (الزَّوَاجِر ج ۲ ص ۹۷)

اس لئے میری ماں بہنو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری کریں، پردہ کا اہتمام کریں، اپنے شوہروں کو خوش رکھیں اور دین کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی عفت وعزت کی حفاظت کریں۔ اگر آپ نے اس طرح زندگی گذارنی شروع کردی تو یقین جانیں آپ کا رب آپ کو جنت میں عزت کا مقام عطا فرمائے گا۔

غیر محرم سے پردہ کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھوپھا، خالو، چچازاد، ماموزاد، پھپھی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لیے محض اجنبی ہیں بلکہ ان کا ضرر نرے بیگانے شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعتاً میل نہیں کھا سکتی اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔ ولہٰذا جب رسول اللہ ﷺ نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا ایک صحابی انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ''**الحمو الموت**'' رواہ احمد والبخاری عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جیٹھ دیور تو موت ہیں امام احمد اور بخاری اسے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔''

(فتاویٰ رضویہ، ج:۲۲، ص:۲۰۱۷، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بنات والے توجہ دیں:

آج کل جگہ جگہ، شہر شہر بہت سے لڑکیوں کے لئے بنات کھل چکے ہیں، جہاں مختلف مواقع پر خواتین کے لئے پروگرام بھی رکھا جاتا ہے اور مائک و باجا لگا کر بلند آواز سے نعت و تقریر کروائی جاتی ہے محفل سے دور باہر بھی ان کی آواز لوگوں کو سنائی دیتی ہے اور کچھ تو ویڈیوگرافی کر کے سوشیل میڈیا پر بھی شائع کرتے ہیں۔ یہ فعل کہاں تک درست ہے اور کہاں تک شریعت کے خلاف، اسے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں اور بنات کے ذمہ داران اپنا محاسبہ کر کے شریعت کی

روشنی میں اپنے ادارہ کو اور اپنے ادارہ میں ہونے والے پروگرام کا انعقاد کریں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''عورت کا خوش الحانی سے بآواز پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔ نوازل میں فقیہ ابواللیث میں ہے: ''**نغمة المرأة عورة**'' عورت کا خوش آواز کر کے پڑھنا ''عورت'' یعنی محل ستر ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج:۲۳، ص:۲۴۲ / ۲۴۳، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جلوس محمدی والے بھی توجہ دیں:

کئی سالوں سے ملک نیپال کے مختلف شہروں میں دیکھا جا رہا ہے کہ بارہ ربیع الاول شریف کے موقع پر جلوس محمدی میں کثرت کے ساتھ نقاب پوش عورتوں، بالغ و نیم بالغ دوشیزائیں شریک ہو کر زینت جلوس بنتی ہیں، اور مردوں کی بھیڑ میں وہی نمایاں ہوتی ہیں اور انہیں کی طرف سب کی نگاہیں ٹکی رہتی ہیں۔ لہٰذا اس طرح انہیں بھیڑ کا حصہ بنانا وہ بھی جلوس محمدی میں یہ کسی طرح مناسب و جائز نہیں، بلکہ حرام ہے، خواتین کی شرکت مزید فتنہ کا باعث ہوتی ہے۔ اس لئے اہل علم اور شہر کے ذمہ داران کے ساتھ ان عورتوں اور لڑکیوں کے سرپرست بھی اس پر سختی سے پابندی لگائیں۔ حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: **اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔**

(ترمذی حدیث نمبر ۱۱۷۳)

ترجمہ: عورت سراپا پردہ ہے جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اسلامی اصول وقوانین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گناہوں کے کاموں سے بچائے رکھے اور ہم سب مسلمانوں کی بے حساب مغفرت فرما کر جنت کے حقدار بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

۞۞۞